صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 11 جنوری 2021ء بمطابق 26 جمادی الاوّل 1442ہجری بعداز دوپہر تین بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ○ اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاۡتِ بِاٰخَرِيۡنَ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيۡرًا ○ مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا ○ يٰۤـاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰۤى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ‌ؕ اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا اَوۡ فَقِيۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰى بِهِمَا‌ فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰۤى اَنۡ تَعۡدِلُوۡا‌ ۚ وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا۔

(ترجمہ): ہاں اللہ ہی مالک ہے ان سب چیزوں کا جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، اور کارسازی کے لیے بس وہی کافی ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے، اور وہ اِس کی پوری قدرت رکھتا ہے۔ جو شخص محض ثواب دنیا کا طالب ہو اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے پاس ثواب دنیا بھی ہے اور ثواب آخرت بھی، اور اللہ سمیع و بصیر ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ اُن کا خیر خواہ ہے لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ 'کو نسچنز آور'۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اس پر میری اور احمد کنڈی کی عنایت صاحب اور ایک دو اور ایم پی ایز کی سائن شدہ قرارداد بھی ہے، وہ بھی لے لیں گے لیکن جناب سپیکر صاحب، جو حادثہ ہزارہ برادری کے ساتھ پیش آیا۔ جناب سپیکر صاحب! یہ حادثات کا تسلسل ہے اور حادثات کے تسلسل میں جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ بیٹھے ہوئے لوگ Mind نہ کریں، میں صرف ایک شعر سے ابتداء کروں گی کہ:

لاش پر لاش گری آنکھ نہ کھلی تیری
اے حاکم وقت تیری مردہ ضمیری کو سلام

جناب سپیکر صاحب! یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ جو دل کو دہلا دینے والا۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! اگر یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے پھر تو ٹھیک ہے جو آپ بات کر رہی ہیں لیکن اگر ریزولیوشن لانی ہے تو اس کے لئے پھر ہم۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، میں نظم نہیں سنا رہی ہوں، میں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، میں اور بات کر رہا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر یہ بات آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ کر رہی ہیں پھر تو ٹھیک ہے کرتی رہیں لیکن اگر ریزولیوشن آپ نے پاس کرنی ہے تو اس کے لئے ہمیں Proper تھوڑا ٹائم، Rules relax کرنے پڑیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہ تو Rules relax ہوں گے لیکن ہم دو دو منٹ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تاکہ ہماری بات ان لوگوں تک پہنچ جائے۔

جناب سپیکر: مطلب ریزولیوشن آپ بعد میں لے آئیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں بعد میں لائیں گے۔

جناب سپیکر: اوکے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو جناب سپیکر صاحب، یہ ایک ایسا دل دہلا دینے والا واقعہ ہے کہ جہاں پہ گیارہ لوگوں کو ذبح کیا جاتا ہے، زندہ لوگوں کو ذبح کیا جاتا ہے اور پھر ان کی لاشیں لے کر لوگ سڑکوں پر بیٹھے ہوتے ہیں، منفی سات ڈگری پہ بیٹھے ہوتے ہیں، میں اب اتنی تفصیل میں نہیں جاؤں گی کہ کس نے منع کیا، پرائم منسٹر صاحب کیوں نہیں گئے؟ یہ پرائم منسٹر صاحب کا حق بنتا تھا کہ وہ جاتے، ان لوگوں کی دلجوئی کرتے، ان کو کچھ مطلب تسلی ہو جاتی اور پھر گئے بھی As usual انہوں نے لواحقین کو اپنے پاس بلا کر ان کے ساتھ جو ہے تو وہ مطلب جیسے ان کی عادت ہے، نعیم الحق صاحب کے بارے میں بھی کہ جب وہ وفات ہوئے تو ان کے گھر والوں کو انہوں نے پرائم منسٹر ہاؤس میں بلایا، اسی طرح اور بھی بہت سارے لوگ جن کی فوتگیاں ہوئی تھیں، ان کو پرائم منسٹر ہاؤس میں بلا کے فاتحہ خوانی کی۔ جناب سپیکر، اس بات پر کیونکہ پرائم منسٹر پوری قوم کا باپ ہوتا ہے اور باپ کے لئے تمام بچے چاہے وہ نالائق ہوں، چاہے وہ شرارتی ہوں، چاہے وہ جیسے بھی ہوں، وہ ان کے لئے برابر کے بچے ہوتے ہیں۔ تو جناب سپیکر صاحب، اس بات کی میں مذمت بھی کرتی ہوں اور پھر اس بات پہ بھی مذمت کرتی ہوں کہ پرائم منسٹر نے جو بلیک میلنگ کا لفظ ان کے لئے استعمال کیا، ایک تو ان کو ذبح کیا گیا، ان کے گھروں میں مرد نہیں رہے، ان کے جنازے اٹھانے کے لئے تو ایک بہن نے کہا یہ جنازہ میں خود اٹھاؤں گی۔ جناب سپیکر صاحب، ہم کیا میسج دے رہے ہیں اپنی عوام کو کہ اگر ذبح ہو جاتے ہیں لوگ تو ان کی لاشوں، وہ سات دن تک وہاں پر بیٹھے رہے اور جب گئے بھی تو اپنے پاس بلا کے اور ڈی سی نے کمال یہ کیا کہ پورے لواحقین کو لے کر بھی نہیں گیا، صرف ایک خانوادے کو جو ہے تو وہ لے کر گیا اور کہا کہ یہ ان کے لواحقین ہیں اور ان کے ساتھ آپ اظہار تعزیت کر لیں۔ جناب سپیکر صاحب، اگر یہی روایات رہی تو میرا خیال ہے کہ اس ملک میں پرائم منسٹر جو ایک باپ کی حیثیت رکھتا ہے، اس کے اوپر بہت سارے کوئسچنز ہیں، بہت زیادہ کوئسچنز مارکس ہیں کہ وہ کیوں نہیں گئے، مجھے پتہ ہے کہ پھر بعد میں بہت کچھ سامنے آیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن میں اس بات کی مذمت ضرور کروں گی کہ مچھ کا واقعہ اور ساتھ ہی کمسن ایک طالب علم جو کہ سڑکوں پر اس کو بائیس گولیاں لگیں۔ جناب سپیکر صاحب، اگر وہ کریمنل تھا وہ بچہ یا کرائم میں کہیں تھا یا اس کی گاڑی میں کوئی چرس تھی، ہیروئن تھی، یا آئس تھی تو صرف اس کے ٹائرز

کو نشانہ بنادیا جاتا اور اس کی گاڑی رک جاتی۔ جناب سپیکر صاحب، جو میڈیکل رپورٹ آئی ہے، اس میں باقاعدہ طور پر یہ لکھا ہے کہ گیارہ گولیاں اس کو، اور اس کے پاؤں تک کو گولیوں کے چھروں نے اس کو Hit کیا ہے جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ایک طالب علم جو کہ کیپیٹل کے سڑکوں پر مارا جاتا ہے ابھی تک اس کے قاتل نا معلوم ہیں، اگر ہمارے منسٹر صاحب، جو کہ بہت شروع کرتے ہیں درود شریف کے ساتھ اور پھر آ جاتے ہیں کہ جس کا قاتل معلوم نہ ہو، اس کا قاتل پرائم منسٹر ہوتا ہے یا حکومت ہوتی ہے، تو جناب سپیکر صاحب! ہمیں ان قاتلوں تک پہنچنا ہے اور میں آپ کی توسط سے یہ گورنمنٹ سے درخواست کروں گی کہ اس بات کو Seriously لیں اور مجھ کے لوگوں کے جو زخم ہیں، ہرے ہوئے ہیں، ان کو بھریں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: اور دوسرا جو ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو ویری مچ۔ جی لاء منسٹر۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: تھینک یو جناب سپیکر۔ سر، میرے خیال میں اچھا بھی ہوا کہ اسمبلی کی معمول کی کارروائی سے پہلے اتنا یہ بڑا واقعہ اور افسوسناک واقعہ، جو پورے ملک کے لئے بہت زیادہ افسوسناک ہے اور صدمے کا ایک واقعہ ہے، اس کے اوپر آپ نے اجازت دی اور میں نگہت بی بی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کم از کم اتنا بڑا ایشو فلور آف دی ہاؤس پہ وہ یہاں پر لے آئی ہیں۔ جناب سپیکر، اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ یہ واقعہ ہوا ہے تو میرے خیال میں کوئی انسان بھی یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ یہ کوئی ایسا واقعہ ہے جو ہر کسی کا دل جو ہے اس کے اوپر بہت زیادہ غمزدہ اور رنجیدہ ہوا ہے اور اگر وہ گیارہ لوگ جو وہاں پر شہید ہوئے ہیں، اگر ان کی ایک ایک کو اٹھا کر اور ان کے گھرانوں کو دیکھ لیں اور جو Tragedy ان کے ساتھ ہوئی ہے تو میرے خیال میں انسان کا دل بالکل بھر جاتا ہے، اس دنیا سے انسان کا دل بھر جاتا ہے اتنا افسوسناک واقعہ ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے جناب سپیکر، کہ سال ہا سال سے جو وہاں پر یہ کمیونٹی ہے بلوچستان کے اندر، جو ان کے ساتھ یہ زیادتیاں ہوئی ہیں، ان کو جو ٹارگٹ کیا گیا ہیں بار بار Over the years، تو جناب سپیکر! میرے خیال میں سب لوگ اس کے اوپر بھی غمزدہ ہیں اور ہم سے بہتر تو میرے خیال میں اس صوبے کے اندر کوئی بھی ان کے غم کو میرے خیال میں ہم سب سے بہتر سمجھ سکتے ہیں، کیونکہ خاصکر یہ صوبہ دہشتگردی کا شکار رہا، ابھی حالات میں بہتریاں آئی ہیں لیکن ابھی بھی

خطرات ہیں اور اتنے سال جو دہشتگردی کا مقابلہ اس صوبے کے لوگوں نے کیا ہے تو ہم ان کے غم کو، ان کے دکھ درد کو اور ان کی قربانی کو ہم سمجھ سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، میری گزارش یہی ہے کہ اس ہاؤس سے اگر قرارداد کی شکل میں ہو، کسی اور شکل میں ہو، کیونکہ یہ واقعہ، ایسے کچھ واقعات جناب سپیکر، ایسے National discourse کے اندر آ جاتے ہیں جن کے اوپر سیاست کرنے کی کوئی نہ گنجائش ہوتی ہے اور نہ اس کے اوپر سیاسی بات کرنا مناسب ہوتا ہے، تو خواہ وہ ملک کے وزیراعظم ہو، خواہ وہ لیڈر آف دی اپوزیشن ہو، خواہ وہ صوبے کی حکومت ہو، خواہ وہ وفاقی حکومت ہو، خواہ وہ ایک عام آدمی ہو، خواہ وہ سرکاری افسر ہو، جو بھی ہو، اس معاشرے کا ہر ایک فرد میرے خیال میں اس سے متاثر ہے، اس سے غمزدہ ہے، اس میں شریک ہے۔ ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ جتنے بھی وہاں پر جو دھرنا شروع تھا اور ہم نے درخواست بھی کی، وفاقی حکومت نے بھی درخواست کی کہ وہاں پر جو لاشیں تھیں، درخواست یہی کی کہ ان کو دفنا دیا جائے، جو انسانی لاشوں کی وہاں پر ایک عزت ہوتی ہے، احترام ہوتا ہے لیکن ان لوگوں کا بھی وہاں پر ایک پوائنٹ آف ویو تھا۔ جناب سپیکر، خدانخواستہ خدانخواستہ اس ایوان کے اندر یہاں پر بیٹھے کسی شخص کے اگر گھر میں اس طرح کا کوئی واقعہ ہوتا تو ہم تو یہ باتیں ٹھیک ہے ہمارا غم بحیثیت پاکستانی شریک ہے لیکن اگر کسی کے ساتھ ذاتی واقعہ ہو جاتا ہے تو ظاہری سی بات ہے کہ اس کے جذبات کچھ اور قسم کے ہوتے ہیں، اس کو جو دکھ درد پہنچا ہوتا ہے، وہ کچھ اور قسم کا ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے یہی دعا بھی کرتے ہیں اور شکریہ بھی ہے کہ وہ دھرنا ختم ہو گیا ہے، لاشیں جو ہیں وہ دفنا دی گئی ہیں اور وزیراعظم پاکستان خود وہاں پر گئے ہیں اور یہ بھی جناب سپیکر، جتنی میری معلومات ہیں جو صوبائی حکومت کے پاس معلومات ہیں، تو جناب سپیکر، ان کے جو مطالبات تھے، ان کے جو خدشات ہیں، ان کے جو Grievances ہیں، جو ابھی سے نہیں ہیں، جو بہت سالوں سے چلے آ رہے ہیں، ان کے اوپر خاطر خواہ پراگریس ہوئی ہے، وہ کمیونٹی مطمئن بھی ہے، وہ غمزدہ تو ہیں، غمزدہ ہم بھی ہیں، اس پہ وقت لگے گا جب وہ اقدامات اٹھائے جائیں گے، جب ان کی پروٹیکشن کے لئے جب ان کو خیال، اور جس طرح نگہت بی بی فرما رہی تھیں کہ ریاست کا کام ماں باپ کا کام ہے، ان کے سر کے اوپر ہاتھ رکھنا ہے تو ان شاء اللہ جناب سپیکر، آگے جب وہ اقدامات ہوں گے تو اس اسمبلی کو، آپ کو اور ہمارے پورے ملک کو بحیثیت پاکستانی ان شاء اللہ وہ مطمئن، تو میرے خیال میں مطمئن کا لفظ تو میں استعمال نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ وہ غم اتنا بڑا ہے لیکن کم از کم کچھ مداوا بھی ہو جائے گا اور آگے کے لئے ایسے واقعات کا روکنا بہت ضروری ہے۔ آخری بات جناب سپیکر، بار بار اگر یہ بات ہوتی ہے تو میرے خیال

میں اس کا وزن کم ہو جاتا ہے لیکن کم از کم اس واقعے کے اندر میں آپ کو جو سیکورٹی انٹیلی جنس جو رپورٹس ہیں، میں زیادہ ڈیٹیل میں نہیں جا سکتا لیکن اتنا میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ ملک دشمن عناصر اور غیر ملکی دشمن عناصر وہ بالکل یہ نہیں چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں امن ہو، ہمارا ملک ترقی کرے، ہمارا ملک آگے جائے، اس میں بالکل یہ ملوث ہیں اور ہم لوگوں کو Divide کرنے کے لئے، پاکستانیوں کو Divide کرنے کے لئے Sectarian lines کے اوپر، قوم قبیلوں لے Lines کے اوپر یہ ان دشمنوں کی ایک چال ہے، ان دشمنوں کی کوشش ہے لیکن یہ میسج بھی اس قرارداد کے اندر ضرور جانا چاہیئے کہ بحیثیت پاکستانی ہم متحد ہیں اور ان شاء اللہ ان ملک دشمن عناصر کو ہم شکست دیں گے، اپنے ملک میں امن وامان اور ان شاء اللہ ترقی قائم کریں گے۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو ویری مچ۔ احمد۔۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> میرا پوائنٹ آف آرڈر اس کے علاوہ ہے سر، مجھے پھر موقع دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کے بعد دیتا ہوں۔ احمد کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> سر! میں بھی پوائنٹ آف آرڈر پہ ایک اہم واقعے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، ضلع کرک یونین کونسل ٹیری میں ہمارے اقلیتوں کے مندر کے ساتھ جو واقعہ ہوا وہ حکومت کو پتہ ہے اور مجھے بھی، میں بھی چاہتا ہوں یہ ریزولیوشن میں اس بات کا بھی ذکر کیا جائے تاکہ اس ہاؤس سے باقاعدہ مذمت جائے کیونکہ ہم ان لوگوں کے وارث ہیں جناب سپیکر، جنہوں نے 622 عیسوی میں چارٹر آف مدینہ کے نام پر، ریاست مدینہ کے نام پر ہم نے اقلیتوں کے حقوق کی باقاعدہ ایک Written document لکھی تھی اور وہ صرف مسلمانوں کے لئے نہیں تھی جناب سپیکر، وہ انسانوں کے لئے تھی اور ہمیں فخر ہے کہ وہ پہلا Written Constitution تھا جو ہمارے کائنات سرور حضور محمد ﷺ نے لکھا تھا اور اس معاشرے میں یہودی بھی تھے، عیسائی بھی تھے، مشرکین بھی تھے، مومنین بھی تھے اور اس میں باقاعدہ اقلیتوں کے حقوق کے اوپر بات ہوئی، اس میں مذہب کی آزادی پہ بھی بات ہوئی اور وہ Written document آج بھی موجود ہے۔ میں صرف تھوڑا سا ایک تاریخ آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ اگر آپ مغربی تاریخ کی طرف جائیں تو Magna Carta کو وہ بڑا بڑھا چڑھا کے پیش کرتے ہیں جو کہ 1215 میں پیش آیا تھا لیکن ہمارے

سرور کائنات خاتم النبین ﷺ نے 622 عیسوی میں ہمیں یہ چارٹر دیا جس کی بنیاد پہ پاکستان بھی بعد میں وجود میں آیا اور اس پاکستان کو اسلامی ملت میں مدینہ ثانی کی حیثیت حاصل ہے لیکن آج آپ دیکھ لیں اس مدینہ ثانی میں اقلیت کی عبادت گاہوں کو جس طرح سے مسخ کیا جارہا ہے بد قسمتی سے کہنا پڑے گا یہ حکومت ناکام ہو چکی ہے، بد قسمتی سے ہم قائد اعظم کے پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کا تحفظ تو نہیں کر سکے جو کہ 1971 میں ٹوٹ گئی تھیں، آج ہم اس بابائے قوم کے نظریاتی سرحدوں کا تحفظ کرنے میں بھی ناکام ہیں۔ خدارا ہم ان سے کہتے ہیں یہ حکومت سنجیدگی سے کام لے کیونکہ یہ مٹھی بھر لوگ ہمارے اس پیارے مذہب کو بھی بدنام کر رہے ہیں اور ہمارے اس ملک کو بھی بدنام کر رہے ہیں۔ آخر میں میں صرف یہی کہوں گا:

محمد علی جناح نے لوگو دیکھا تھا جو سپنا سب کا
ساری دنیا پر اب ہو گا سایہ ایک اور ایک ہی رب کا
وہ رب سانجھا، وہ رب سچا، وہ ہر مذہب ہر دھرم کا رب ہے
مسلم، ہندو، سکھ عیسائی ہر انسان کے کرم کا رب ہے
عدم تشدد اس کا راستہ امن ہمارا مستقبل ہے
عدم تشدد اس کا راستہ امن ہمارا مستقبل ہے

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔

نکتہ اعتراض

جناب سپیکر: جی خوشدل خان، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، آپ کا بھی بہت مشکور ہوں، شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دے دیا۔ سر، آپ جانتے ہیں، آپ کو علم بھی ہے کہ ہمارا جو ہے پندرہواں سیشن ہے ڈھائی سال میں اور یہ 2 دسمبر 2020 کو شروع ہوا 11-12-2020 کو آپ کے آرڈر مسٹر سپیکر! "The sitting is adjourned for indefinite period"، اس موقع پر اجلاس کو غیر معینہ مدت تک ملتوی کر دیا گیا۔ میرا سوال یہ ہے آپ سے، آپ کے سیکرٹریٹ سے ہے، ہاؤس سے ہے کہ آیا آپ Indefinite period کے لئے ایک Sitting کو Adjourn کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے؟ کیونکہ آئین کی روشنی میں اگر آپ Article 109 and Article 54 Clause

(3) read with Article 127۔ اب آرٹیکل 109 جو ہے اس کے مطابق The Governor has a power to summon the Assembly and prorogue، وہ کر سکتے ہیں آرٹیکل 109 کے تحت اور Prorogation کا جو Meaning ہے، ہماری جو لاء ڈکشنری ہے، اس میں Termination of a session, termination of the Assembly اور اس میں مطلب ہے آپ کے رولز میں بھی آتا ہوں Article 54 sub-clause (3) says کہ اگر ممبران اسمبلی Requisition one-fourth مطلب ہے پیش کر لیں تو Then your honour is under a legal obligation to summon the Assembly within fourteen days اور پھر آپ کو پاور، آرٹیکل 54 آپ کو پاور دیتا ہے کہ آپ اس کو ملتوی کر سکتے ہیں، Prorogue کر سکتے ہیں مطلب پھر کر سکتے ہیں۔ سر، یہاں پر آپ نے جو دیا گیا ہے "The sitting is adjourned for indefinite period"۔ اب آپ کے رولز کیا کہتے ہیں، میں رولز کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ یہ سر، میں اردو کے اس سے پڑھ لیتا ہوں انگلش میں بھی ہے یہ میرے پاس دو کتابیں ہیں، یہ ہے CHAPTER-II my Lord "اسمبلی کا اجلاس طلب کرنا، التواء اور اسمبلی کے اجلاس کا غیر معینہ عرصے کے لئے ملتوی کیا جانا"، This is the Title، یہ Title ہے، Rule 3 says " "اسمبلی کی طلبی: جب آئین کے آرٹیکل 109، آرٹیکل 130 کی شق (2-الف) اور شق (5) یا آرٹیکل 54 کی شق (3) جسے آئین کے آرٹیکل 127 کے ساتھ پڑھا جائے کے تحت اسمبلی کا اجلاس طلب کیا جائے تو معتمد، گورنر یا سپیکر کی طرف سے جیسی صورت ہو، اسمبلی کے لئے مقررہ نشست کی تاریخ، وقت اور مقام سے متعلق ہر رکن کو مطلع کرے گا"۔ تو اب 4 پر التواء: آئین کے آرٹیکل 109 کے تحت اتنا اتنا کی صورت میں سپیکر وقتاً فوقتاً اسمبلی کی نشستیں ملتوی کرتے ہیں۔ سر، آپ مطلب ہے اگر From time to time اور پھر Date wise آپ یہ، سپیکر کے پاس یہ پاور ہے کہ وہ نشست کو، Sitting کو Adjourn کرے From time to time, day to day اور پھر اس طرح یہ جو (2) ہے، Sub-rule (2) "اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کئے جانے پر ختم ہو جائے گا"۔ اب سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں پر آپ نے اس سیشن کو، آپ نے Sitting کو غیر، Indefinite period کے لئے آپ نے مطلب ہے وہ Adjourn کر لیا تو اس سے ہم کیا مطلب لیں گے کیونکہ یہ جو غیر معینہ کا لفظ آ جاتا ہے تو پھر اس کا مطلب ہے یہ گورنر صاحب کے پاس ہو گا کیونکہ جب اگر اس نے Summon کیا اور

یہ سیشن اس نے Summon کیا ہے تو وہ مطلب ہے Indefinite period کے لئے ملتوی کر سکتا ہے آپ نہیں کر سکتے ہیں۔ تو اس پر ذرا آپ مطلب ہے ہمیں Guide کر لیں کہ کیا کرنا ہے اور اگر آپ Rule 21 کو پڑھ لیں سر۔ سر، یہ Rule 21 جو ہے:

"**Adjournment of sittings.-** Subject to the other provisions of these rules the Speaker may:--

(a) adjourn a sitting of the Assembly; and

ٹھیک ہے سر!

(b) If he so thinks fit, call a sitting of the Assembly at a time and date different from that to which it was earlier adjourned."

یعنی میرا مقصد کہنے کا یہ ہے With due respect کہ آپ Indefinite period کے لئے ایک Sitting کو آپ Adjourn نہیں کر سکتے ہیں اور یہ صرف مطلب ہے اس وقت ہوتا ہے غیر معینہ جب ایک اجلاس Prorogue کیا جائے، Prorogue کیا جائے، Terminate کیا جاتا ہے، اس کو مطلب ہے سیشن کو ختم آپ کرتے ہیں تو آپ اس کے لئے یہ لفظ استعمال کر سکتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے سر، سر! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ آج 11 تاریخ ہے اور 2020-12-11 کو آپ نے اس کو مطلب ہے Indefinite adjourned کیا ہے، تیس دن ہو گئے ہیں اور ہمارا مطلب ہے بزنس بھی پڑا ہوا ہے، بزنس بھی پڑا ہوا ہے، میرا مطلب ہے ریکارڈ کے مطابق اب بھی بہت سے کوئسچنز پینڈنگ ہیں، اب بھی بہت سے ایڈ جرنمنٹ موشنز پینڈنگ ہیں، اب بھی زیادہ مطلب ہے کال اٹینشنز پینڈنگ ہیں تو آیا مطلب ہے کیا Justification ہے کہ تیس دن آپ نے اس اسمبلی کو Adjourn کیا، ملتوی کیا Without یہ کہ کورونا بھی نہیں ہے، وہ بھی مطلب ہے اس کا کچھ بھی نہیں ہے تو کیا مطلب ہے، آیا سر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آیا مطلب ہے آپ نے Oath لیا ہے، آپ نے اس Oath میں یہ مطلب ہے حلفیہ Admit کیا ہے کہ I will run this august Assembly according to constitution and rules۔ تو سر! آپ مطلب ہے یہ ذرا، کیونکہ میں اپوزیشن والے بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ابھی ہمارا ایک بھی پارلیمانی لیڈر نہیں ہے ہم بھی مطلب ہے غیر سنجیدہ ہیں اور رولنگ پارٹی تو ہے غیر سنجیدہ، وہ تو اس چیز میں مطلب ہے کوئی دلچسپی نہیں لیتے کہ ہمارے عوام کے کتنے مسائل ہیں۔ یہ ہماری تو ایک ہی اسمبلی ہے کہ یہاں ہم مطلب عوام کے مسائل کو ڈسکس کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ہمارے اور بہت سے مسائل ہیں، ترقیاتی کام بند ہیں سب کچھ مطلب ہے وہ نہیں ہو رہے ہیں، تو یہ ایک بات ہے کہ یہاں پر ہم مسائل مطلب ہے وہ کر لیں یہاں پر ڈسکس کر لیں، ہم عوام کے مسائل پہ، جتنی بھی بدامنی ہے، بے روزگاری ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ خوشدل خان صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا منسٹر فار لاء، منسٹر لاء سے ذرا جواب لیتے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ایک منٹ سر! میرا ایک بہت ضروری پوائنٹ اور ہے۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ہمارے مطلب یہ Admissions جو ہیں، یہ Admissions جو ہو رہے ہیں مطلب یہ اب پی ایم سی، پاکستان میڈیکل کمیشن بن گیا، انہوں نے پی ایم ڈی سی کو ختم کر لیا، ان Admissions میں لاکھوں روپے کی رشوت لی گئی ہے لوگ ابھی تک Admissions سے محروم ہیں، یہ ایسے مسائل ہیں کہ ہم کو یہاں پہ ڈسکس کرنا چاہیئے لیکن جب آپ ہمیں ٹائم نہیں دیتے، ایک مہینے کے بعد آپ نے بلایا ہے۔ تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: Ji Minister for Law for response, please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! میں تھوڑا سا کلیئر کر دوں کیونکہ ایک Question of law انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر کے اوپر اٹھا دیا ہے۔ جناب سپیکر، ایک تو سر! چونکہ اس ہاؤس کے ہر ممبر کا حق ہے کہ خوشدل خان صاحب نے جس طرح اپنا حق استعمال کیا ہے کہ ایک Legal question انہوں نے Proceedings of the House کے اوپر اٹھایا ہے تو میں سر، دو منٹ صرف چاہیئے ہوں گے تاکہ میں بھی اپنا Viewpoint اس کے اوپر Neutral, unbiased طریقے سے دے سکوں کیونکہ اس میں گورنمنٹ کا کوئی فائدہ یا نقصان نہیں ہے وہ ایک Rules کی بات کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ایک تو جو ہمارے اسمبلی کی جو Conduct of Business Rules ہیں، اس میں سر، (4) Rule جو ہے، وہ Adjournment کے متعلق ہے جو خوشدل خان صاحب نے بھی Quote کیا۔ "Subject to the provisions of clause (b) of Article 109 and clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution, as the case may be, and of these rules, the sitting of the Assembly may be adjourned from time to time by order of the Speaker"، یعنی سپیکر کے پاس

اختیار موجود ہے کہ Adjourn کر سکتا ہے، اسمبلی کو کر سکتا ہے سپیکر۔ سر، ابھی یہاں پر Conditionally یہ اختیار دیا گیا ہے کہ آئین کے ان آرٹیکلز کو آپ پڑھیں تو اگر وہاں پر اس اختیار کے ساتھ تضاد نہیں ہے تو تب آپ اس اختیار کو استعمال کر سکتے ہیں، ان آئینی شقوں کے اوپر بھی سر، میں آتا ہوں۔ دوسرا سر، جو Relevant rule ہے جو خوشدل خان صاحب نے Quote کیا، وہ Rule 21 ہے Adjournment of sittings کے حوالے سے، اس میں ہے سر، "Subject to the other provisions of these rules the Speaker may:-- (a) adjourn a sitting of the Assembly" یہاں پر بات رک گئی سر۔ سر، ابھی دیکھتے ہیں کہ آئین میں یعنی ان دو رولز کو اگر آپ دیکھیں 21 کو اور 3 کو تو یہاں پر تو ٹائم کا سپیکر کے اوپر کوئی قدغن نہیں ہے کہ آپ نے اتنے ٹائم، Indefinite کے اوپر کوئی قدغن فی الحال تو نہیں ہے۔ ابھی ہم آئین کی طرف جاتے ہیں کیونکہ رولز میں یہ لکھا ہے کہ اور ویسے بھی ہونا چاہیئے کہ آئین کے متصادم تو رولز ہو بھی نہیں سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، اس میں جو Relevant Articles ہیں Of the Constitution، وہ ایک آرٹیکل 54 ہے اور 54 میں سر، Summoning and prorogation of Parliament ہے۔ اس میں سر، کہیں پر بھی یعنی کہیں پر بھی سر، اس پورے آرٹیکل کے اندر (1) 54 کو دیکھ لیں، (2) کو دیکھ لیں پھر (3) کو دیکھ لیں، پھر سر! اس میں کہیں پر بھی نہیں ہے کہ کوئی قدغن ہے کہ اتنے ٹائم کے لئے سپیکر Adjourn کر سکتا ہے۔ سر، اب میں آتا ہوں جو Relevant ایک اور آرٹیکل ہے Constitution کا، اس کے اوپر آتا ہوں سر، جو 127 کا انہوں نے، 109 ہے سر، وہ درست فرما رہے تھے کہ: "Governor may from time to time summon the Provincial Assembly اور Prorogue the Provincial Assembly"، یہاں پر Adjournment کا ذکر نہیں ہے، Prorogation الگ چیز ہے Adjournment الگ چیز ہے، یعنی کوئی قدغن اس آرٹیکل میں بھی آنریبل سپیکر کے اوپر نہیں لگایا ہے کہ آپ Adjournment indefinite period کے لئے نہیں کر سکتے ہیں۔ سر! آخری بات، آخری بات سر، میری ایک اور ریکویسٹ ہے، خوشدل خان صاحب میرے بھائی ہے اور ہم لیگل اس کے اوپر دونوں ہمارا شوق بھی ہے تو اس لئے I hope کہ وہ میرا جو View point ہے اس کو بھی سن رہے ہیں کھلے دماغ کے ساتھ۔ سر، آخری بات یعنی میں نے آپ کو رولز میں اور آئین میں بتادیا کہ کہیں پر بھی Adjournment کے ٹائم کے اوپر کوئی

قدغن سپیکر کے اوپر نہیں ہے۔ ایک آخری بات ہے سر، کہ Rule 42، جو ہماری اسمبلی کا Rule 42 ہے، جو ہمارے رولز آف بزنس کا ہے "Question relating to the Secretariat of the Assembly, including the conduct of its officers, may be asked of the Speaker by means of a private communication and not otherwise"۔ سر، میری ناقص رائے کے مطابق ایک تو Adjournment کے اوپر نہ آئین میں نہ رولز میں Indefinite کے اوپر کوئی قدغن ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر سیکرٹریٹ سے متعلق کوئی ہے تو سر، Honourable Member privately لکھ سکتے ہیں آپ کو اور ادھر سے پھر آپ Remedial action لے سکتے ہیں۔ اگر ہم سیکرٹریٹ کی ہر ایک چیز کو اسمبلی فلور کے اوپر لے آئیں تو میرے خیال میں جی یہ Traditions کے خلاف بھی ہے، یہ پھر رولز کے خلاف بھی ہے اور اس سے سیکرٹریٹ کا وہ وقار پھر نہیں رہے گا اگر وہ سیکرٹریٹ والے سامنے بیٹھے ہوں اور ہم ان کو ڈیبیٹ کرتے رہیں جی۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ 'کوئسچنز آور'۔۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: بس Sufficient۔ کوئسچن نمبر۔۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: ضرورت نہیں ہے جواب کی خوشدل خان صاحب آپ کے، آپ کے جواب کی اب ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر صاحب! ایسا نہیں ہے یہ کبھی بھی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: کوئسچن نمبر 8996، جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ۔۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: آپ منسٹر صاحب مجھے، آپ مجھے یہ بتائیں، آپ مجھے یہ بتائیں سلطان محمد، آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ Rule 4 جو کہتا ہے From time to time تو Time to time۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u> I go by the opinion of Minister.

(Interruption)

<u>Mr. Speaker</u>: Khushdil Khan Sahib! I go by the opinion of Minister. Rule 4, 21 and rule 42، یہ سارے ہمارے سامنے پڑے ہوئے ہیں، اس میں کوئی سپیکر کے اوپر Binding نہیں ہے، Adjournment ہم کر سکتے ہیں Long period کے لئے

کر سکتے ہیں۔ Prorogation جو ہے وہ گورنر کریں گے So that the matter is settled please،آپ مہربانی کریں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ آپ نہیں کر سکتے ہیں لیکن آپ قانون کے مطابق کریں گے۔

جناب سپیکر: ہم نے بالکل قانون کے مطابق کیا ہے، ہم نے قانون کے مطابق کیا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ قانون کی Violation کر رہے ہیں، اس پر ہمیں رولنگ دے دیں کہ میں کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں نے تو کہہ دیا ہے کہ I go by the opinion of Minister, this is my ruling۔ بس آپ 'کوئسچنز آور' کی طرف آ جائیں مہربانی کریں آپ کا بڑا زبردست پوائنٹ آیا ہے، آپ دونوں زبردست ماہرین قانون ہیں آپ بھی، سلطان خان بھی، Excellent اچھی ڈیبیٹ ہو گئی آپ دونوں کے درمیان، It is excellent, I appreciate both of you۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! آپ کسٹوڈین ہیں آپ قانون کے مطابق چلیں گے، اب بھی کہتا ہوں کہ آپ قانون کے مطابق چلیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اصل میں ٹائم کا ذکر ہی نہیں ہے اس کے اندر، ٹائم کا ذکر ہی کوئی نہیں ہے۔ تو وہ ایک، 'کوئسچنز آور' پھر خوشدل خان صاحب کا نمبر ہے۔ 'کوئسچنز آور' کے بعد میں ٹائم دیتا ہوں آپ لوگوں کو۔ پوائنٹ آف آرڈر بھی دوں گا اور چیزیں بھی دیتا ہوں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب، کوئسچن نمبر 8996۔

* 8996 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 19-2018 میں اساتذہ کی ٹرانسفر / پروموشن ہوئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ٹرانسفر / پروموشن کے لئے محکمہ ہذا میں کوئی قانونی طریقہ موجود ہے، نیز ضلع پشاور میں مذکورہ عرصہ کے دوران جتنے اساتذہ کی ٹرانسفر / پروموشن ہوئی تھی، حلقہ وائز الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے اور متعلقہ سکول میں اساتذہ کرام کی مدت ملازمت کی بھی تفصیل فراہم کی جائیں؟

جناب شہرام خان(وزیرابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیرقانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔
(ب) جب بھی محکمہ میں ضلعی سطح پر پروموشن / ٹرانسفر ہوتی ہے تو اس کے لئے DPC/DSC بلائی جاتی ہے جن میں وہ امیدواران یا ملازمین کو شامل کیا جاتا ہے جو مطلوبہ تعلیمی قابلیت اور تجربے پر پورا اترتے ہوں تو اہل ملازمین کی ترقی ہو جاتی ہے۔ اگر حکومت کی طرف سے تبادلوں پر کوئی پابندی نہ ہو تو گریڈ 3 سے گریڈ 16 تک کے تبادلوں تک کا اختیار ضلعی سطح پر ڈی ای او (مردانہ / زنانہ) کے پاس ہوتا ہے کہ وہ کوئی کمیٹی نامزد کرتے ہیں یا میرٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے تبادلے کرتے ہیں۔ ٹرانسفر / پروموشن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔
Mr. Speaker: Answer may be taken as read. Supplementary, please.
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! آپ ان کا یہ جواب ملاحظہ فرمائیں۔ یہ ایک بہت Important Question میں نے Raise کیا ہے اور اس کا یہ ہے کہ "آیا یہ درست ہے کہ سال 2018-19 میں اساتذہ کی ٹرانسفر / پروموشن ہوئی تھی"۔ وہ کہتے ہیں کہ ہاں ہوئی تھی، Admit کر رہے تھے۔ اب ان کا جو دوسرا "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ٹرانسفر اور پروموشن کے لئے محکمہ ہذا میں کوئی قانونی طریقہ موجود ہے، نیز ضلع پشاور میں مذکورہ عرصے کے دوران جتنے اساتذہ کی ٹرانسفر اور پروموشن ہوئی تھی، حلقہ وائز الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے اور متعلقہ سکول میں اساتذہ کرام کی مدت ملازمت کی بھی"۔ سر، اس کے جواب میں یہ مجھے Simple لکھتے ہیں کہ محکمہ ضلع وائز پروموشن اور ٹرانسفر ہوتی ہے اس کے لئے ڈی پی سی ہے، ڈی ایس سی ہے۔ یہ تو مجھے بھی پتہ ہے کہ یہ جو ڈی پی سی ہوتی ہے یا ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی ہوتی ہے۔ میں نے رولز کے بارے میں کہا ہے کہ What is the procedure، رولز میں کیا پروسیجر ہے آپ کا۔ آپ کے مطلب ایک ہمارے جنرل رولز ہوتے ہیں جو پراونشل گورنمنٹ کے ہوتے ہیں اور ایک ڈیپارٹمنٹ کے سپیشل رولز ہوتے ہیں کہ اس میں پی ایس ٹی کو کس طرح آپ پروموشن دیں گے، سی ٹی کو کس طرح پروموشن دیں گے۔ تو ڈی پی سی تو ہر جگہ اسمبلی میں بھی ڈی پی سی ہوتی ہے، یہ تو ہر جگہ پر ہے لیکن انہوں نے اس رولز کا حوالہ مجھے نہیں دیا ہے کہ انہوں نے کن رولز کے۔ دوسرا سر، انہوں نے حلقے کے بارے میں کچھ نہیں کہا، میں بار بار یہ کہتا ہوں کہ حلقہ وائز آپ نے کیا کچھ کیا ہے، ہمیں پتہ نہیں چلا ہے کہ ہمارے حلقے میں کتنے ٹرانسفر ہو رہے ہیں، ہمارے حلقے میں کتنے پروموشنز ہوتے ہیں؟ تو انہوں

نے مطلب ہے جو جواب دیا ہے اور ساتھ ہی انہوں نے یہ جو Annex لگائے ہیں، جو انہوں نے مطلب Annexures لگائے ہیں، اس پر بھی مطلب کوئی 2019 کا ہے، اس پر پورا Date نہیں ہے، دستخط نہیں ہے۔ تو میری آپ سے بھی گزارش ہو گی اور ہاؤس سے بھی گزارش ہو گی کیونکہ یہ بہت ضروری کوئسچن ہے، ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں ہے تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی سر، کہ یہ آپ Concerend Committee کو ریفر کر لیں تاکہ ہم وہاں اس کو دیکھ لیں گے کہ انہوں نے کتنے پروموشنز کئے ہیں، کس طرح کئے ہیں، کئے نہیں ہے کیونکہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay who will respond?

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی، لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ سر، یہ ہمارے خوشدل خان صاحب نے چونکہ ٹرانسفرز کے بارے میں پوچھا ہے کہ 19-2018 میں ٹرانسفر اور پروموشن کے بارے میں، تو سر! ایک پوری ڈیٹیلز دی گئی ہے Annexures میں، میرے خیال میں آنریبل ایم پی اے صاحب کے پاس بھی ہیں یہ اور اس کے علاوہ میرے ساتھ بھی ہیں اور یہ سکرین کے اوپر بھی ہیں تو سر، یہ پوری ڈیٹیل 2018 اور 2019 میں جو پروموشنز اور ٹرانسفرز ہوئے ہیں۔ رہی سر، سر! میری گزارش تو یہی ہے کہ یہ سارے جو اسٹیبلشمنٹ کے رولز ہیں، اس کے تحت ہوئی ہیں۔ جو انہوں نے ڈی پی سی اور ڈی ایس سی کا ذکر کیا ہے تو وہ تو انہی رولز کو Follow کرتے ہوئے ان کی پروموشنز بھی ہوتی ہیں اور پھر ٹرانسفرز بھی ہوتے ہیں تو سارے رولز Follow کئے گئے ہیں اور Transparency اس سے ثابت ہوتی ہے کہ ہر ایک کا سرکل دیا ہوا ہے، ٹیچر کا نام ہے، Father name ہے، موجودہ سکول ہے پھر Adjusted at کہاں پر ٹرانسفر ہوا ہے اور ساتھ میں Remarks بھی دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح سر، جو پروموشنز والے ہیں تو یہ بھی پوری ڈیٹیل ہے سر، اگر آپ ملاحظہ کریں Teacher name ہے، Designation ہیں پھر From پھر To۔ سر، اس میں ساری ڈیٹیلز موجود ہیں۔ میری گزارش یہ ہو گی کہ ایک تو یہ پوری Exercise ڈیپارٹمنٹ نے کر کے یہاں پر اسمبلی کے اندر یہ ڈیٹیلز دے دی ہیں، اگر خوشدل خان صاحب کا کوئی کیس ہے یا کوئی وہ سمجھتے ہیں کہ کسی Specific جگہ پہ یا تو رولز تو Follow نہیں ہوئے ہیں یا کوئی زیادتی ہوئی ہے تو وہ پوائنٹ آؤٹ کر دیں ہم اس کو Address کر دیں گے ورنہ سر، باقی تو جواب تو پورا کمپلیٹ ہے سر۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: منسٹر صاحب نے جو کچھ کہا ہے، یہ میں اس میں دیکھ چکا ہوں اور میں نے اس لئے کہا ہے کہ میں Unsatisfied ہوں۔ یہ سر، آپ دیکھ لیں First page کو دیکھیں یہ کہتے ہیں کہ "Upon the recommendation of the Departmental Promotion Committee held on 04/04/2019"، 2018 کے بارے میں اس نے کچھ ذکر نہیں کیا ہے۔ what about the "The competent authority is pleased to promote and adjust the following is SPST to PS فلاں فلاں"۔ اب اس میں کہاں لکھا گیا ہے کہ انہوں نے مطلب ہے ڈی پی سی کی ہے، اس میں کتنے پینل آ گئے ہیں، اس میں تو Simple لکھا ہے ارمڑ، یہ سر کل جو ہے ارمڑ وہ گاؤں ہے۔ اسرار محمد اتنا اتنا، تو Sir, it is very important question، جس طرح یہ کہ اس کے اپنے رولز ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کے اپنے رولز ہیں 2012 کے کہ اس میں آپ پی ایس ٹی کو کس طرح پروموٹ کرے گے، پھر آپ اس کو ہیڈ ٹیچر کس طرح بنائیں گے تو میری یہ عرض ہو گی کہ اس کو اگر آپ مطلب ہے In the interest of the department، میری کوئی انٹرسٹ نہیں ہے لیکن میں In the interest of the department کہ ہم اس کو دیکھ لیں وہاں پر اور یہ Thrash out کر لیں کہ Why, why انہوں نے کیا ہے۔ اب سر، دیکھ لیں Next، اب یہ انہوں نے ٹرانسفر کے بارے میں لکھا ہے انہوں نے مجھے حلقہ وائز نہیں بتائیں۔ مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ آپ دیکھ لیں Page 11 ہے، اس میں کچھ لکھا ہے "Assembly question, detail of Primary Teachers (Transfer 2018-19)"، اب اس میں یہ لکھا ہے "Name of Teacher: Shokat Ali PSHT GPS No. 2 Balarzai to" اتنا جو 14/12/2018 کو ہوا ہے تو میں نے کہا ہے کہ کتنے، یہاں ہمارا کوسچن جو ہے سر آپ دیکھ لیں کہ مدت ملازمت بھی تفصیل سے بیان کریں، تفصیل کا یہ مطلب ہے کہ آپ مجھے تفصیل دیں گے، آپ مجھے ڈیٹیلز دیں گے آپ صرف مجھے Specific جواب نہیں دیں گے آپ مجھے ڈیٹیل دیں گے۔ میرا مطلب اس میں یہ ہے کہ اگر ایک سکول میں ایک ٹیچر نے کتنا عرصہ گزارا ہے، آیا انہوں نے اپنے Tenure کو کمپلیٹ کیا ہے یا کمپلیٹ نہیں کیا اور آپ نے اس کو ٹرانسفر کر لیا، اب اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر! میرے خیال میں دو قسم کی بات ہو سکتی ہے یا کوئی غلطی رولز کے خلاف ورزی کی ہوئی ہو یا کوئی کسی خلاف ورزی کی گی ہو تو وہ بتادیں یا یہ ہے کہ ہم نے ضرور اس میں کوئی کسی نکتہ اٹھانا ہے اور چونکہ ابھی تک وہ ہمیں ملا نہیں ہے ابھی بھی دیکھ رہے ہیں تو میرے خیال میں پھر اس طرح تو نہیں ہو سکتا ہے ناجی کہ ہم اس میں صرف ڈھونڈتے رہیں اور ہمیں ملے بھی نا، دیکھیں ناجی مل بھی نہیں رہا ہے کہ کونسے رولز کی خلاف ورزی ہے مجھے کوئی ایک کیس دے دیں کہ یہ رولز کی خلاف ورزی ہے اور Tenure کی بات سر، میں Tenure کی بات بھی کر دیتا ہوں۔ بہت سے ٹیچرز مثلاً ان کے لئے Hardship ہوتی ہیں، ان کے فیملی کے مسائل ہوتے ہیں اگر وہ ریکویسٹ کر دیتے ہیں اور پھر ایک Cycle کے اندر وہ کمیٹی کی میٹنگ آجاتی ہے اور ان کو اگر کر دیتے ہیں تو خوشدل خان صاحب خوامخوا اپنے قانون کو زیادہ پختہ کرنے کے لئے اور اپنے پریکٹس کو زیادہ زور آور ثابت کرنے کے لئے ایک بے چارے ٹیچر کے ساتھ آپ کیوں اتنی زیادتی کرتے ہیں، (تالیاں) ان کو چھوڑ دیں، ان کو چھوڑ دیں، کسی نے شکایت نہیں کی ہے کسی نے کوئی گلہ نہیں کیا ہے اور آپ کو خواب میں نظر آگیا ہے کہ ہم نے اس کے اوپر اعتراض اٹھانا ہے اور اعتراض کے لئے کوئی مواد بھی نہیں ہے۔ سر، میرے خیال میں آگے بڑھیں Next Question جواب تو پورا آگیا جی۔

جناب سپیکر: خوشدل خان! ان کا جواب آگیا ٹائم بھی Save کریں مغرب میں ایک گھنٹہ رہ گیا ہے تو۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، اس کوئسچن کو کمیٹی میں بھیج دیں پھر میں اس کے ساتھ ڈسکس کروں گا۔ یہ ایسا تو نہیں ہوتا ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ آیا میں آپ کو بتادیتا ہوں کہ Illegal ہے، میں آپ کو بتادیتا ہوں لیکن آپ مانتے نہیں۔ میری تو یہی ریکویسٹ ہوگی کہ اس کو اسمبلی کے کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں خوشدل خان صاحب! آپ کو اور سارے ہاؤس کو بھی پتہ ہے کہ پروموشنز کا جو کام ہوتا ہے وہ ڈی پی سی کرتی ہے۔ پروموشن جو ہوتی ہے وہ ڈی پی سی کرتی ہے اور یہ جو ٹرانسفر وغیرہ ہوتے ہے یہ محکمے کے پاس یہ اختیار ہوتا ہے۔

وزیر قانون: سر! کسی نے شکایت بھی نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر: ظاہر ہے There are certain rules، رولز کے بغیر کوئی چیز نہیں ہو سکتی ہے۔

وزیر قانون: کسی ٹیچر نے بھی شکایت نہیں کی ہے ان کو کیا انٹرسٹ ہے ان سے؟

Mr. Speaker: Please save the time.

وزیر قانون: مجھے ایک ٹیچر بتائیں اس نے شکایت کی ہے؟

Mr. Speaker: Please save the time otherwise I put it-----

(Interruption)

وزیر قانون: سر! کسی ٹیچر نے بھی شکایت نہیں کی ہے تو ان کو کیا تکلیف ہے، کسی ٹیچر کو بھی شکایت نہیں ہے کسی نے شکایت بھی نہیں کی ہے تو آخر کیا مسئلہ کیا ہے؟

(مداخلت)

جناب سپیکر: اب اگلے کوئسچن پہ جاتے ہیں، جی جی یہ کہتے ہیں کہ کمیٹی میں جائے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں آپ کو ایک اور چیز بتا دیتا ہوں میں کہتا ہوں-----

(مداخلت)

وزیر قانون: سر! مسئلہ یہ ہے کہ کسی ٹیچر نے بھی شکایت نہیں کی ہے ان کو ذرا رات تک ٹائم دے دیں ہو سکتا ہے ان کو کوئی چیز مل جائے۔

(مداخلت)

وزیر قانون: سر، ہم نے تو جواب دے دیا جی۔

Mr. Khushdil Khan Advocate: "Upon approval of the competent authority (in relaxation of ban) by the Honourable Advisor to Chief Minister of Elementary and Secondary Education Khyber Pakhtunkhwa Peshawar, Mst. Kalsoom Bibi, CT Government Girls Middle School Sirbilanad Pura Peshawar is hereby transfer/adjusted at Government Girls Middle School Chughal Pura Peshawar against the vacant post"۔ اب یہ مجھے بتائیں کہ آیا قانون، یہ مجھے بتائیں کہ آیا ایڈوائزر کے پاس یہ پاور ہے وہ ٹرانسفر کر سکتے ہیں، قانون میں کہیں ایسی چیز ہے یہ بتائیں۔ اس میں ایڈوائزر نے کیا ہے تو یہ غلطی نہیں ہے، یہ Illegality نہیں ہے؟ اگر آپ ان کو، (مداخلت) دیکھیں سر! اگر نہیں چاہتے ہیں تو ہاؤس سے آپ پوچھ لیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہاؤس کی مرضی ہے اگر بھیجتے ہیں یا

نہیں بھیجتے لیکن میرا یہ اصرار ہے کہ It should be sent to the Committee concerned۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اب میں ووٹ کے لئے Put کروں، خوشدل خان صاحب ووٹ کے لئے Put کروں، ووٹنگ کے لئے Put کروں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ان کی مرضی ہے اگر یہ میرے ساتھ Agree نہیں کرتے تو ووٹنگ ہو گی۔ تو ٹھیک ہے ووٹنگ کا مجھے پتہ ہے ووٹنگ ہو جائے مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے، یہ تو بزنس ہے ہم بزنس کے لئے آتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Question No. 8996 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may stand in front of their seats. Those جو اس کے Favour میں ہوں اپنی Seats پر کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر جو اراکین تحریک کے حق میں تھے وہ اپنی نشستوں پہ کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہو گیا۔ Those who are not in favour of this may say 'No'.

(اس مرحلہ پر جو اراکین تحریک کے حق میں نہیں تھے وہ اپنی نشستوں پہ کھڑے ہو گئے)

(تحریک مسترد کی گئی)

جناب سپیکر: ہو گیا No۔ کوئسچن نمبر 9112، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔ صاحبزاد ثناء اللہ صاحب نہیں ہے تو یہ سوال Lapse ہو گیا۔

جناب منور خان: سر!

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب! سپلیمنٹری۔ منور خان صاحب۔

جناب منور خان: تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: موور تو نہیں ہے؟

جناب منور خان: موور تو نہیں ہے سر! اس میں تو آ گیا ہے سپلیمنٹری تو کر سکتے ہیں نا سر؟

جناب سپیکر: ہاؤس کی پراپرٹی ہے کر سکتے ہیں۔

جناب منور خان: اگر اجازت ہو تو کر لیں۔

جناب سپیکر: کریں جی کریں۔

جناب منور خان: تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی۔

* 9112 _ صاحبزادہ ثناء اللہ (سوال جناب منور خان نے پیش کیا): کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 01-01-2008 سے 31-12-2014 تک پشاور یونیورسٹی میں مختلف کیڈرز میں بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ عرصہ کے دوران بھرتی شدہ ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کیڈرز کے سٹاف کی مکمل فہرست فیکلٹی وائز، ڈیپارٹمنٹ وائز، بمعہ تعلیمی کوائف اور ڈومیسائل کے فراہم کی جائے؛

(ii) ان آسامیوں پر بھرتی کے لئے اخبارات میں دیئے گئے اشتہارات کی کاپیاں، یونیورسٹی اور ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کے قواعد وضوابط کی کاپیاں بھی فراہم کی جائیں؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ 01-01-2008 سے 31-12-2014 تک پشاور یونیورسٹی کے مختلف کیڈرز میں بھرتیاں ہوئی ہیں۔

(ب) (i) مذکورہ عرصہ کے دوران بھرتی شدہ ٹیچنگ و نان ٹیچنگ کیڈرز کی مکمل فہرست فیکلٹی وائز بمعہ تعلیمی کوائف اور ڈومیسائل منسلک ہیں۔ (تفصیل ایوان کو مہیا کی گئی)

(ii) ان آسامیوں پر بھرتی کے لئے اخبارات میں دیئے گئے اشتہارات کی کاپیاں جبکہ یونیورسٹی اور ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کے بھرتی سے متعلق قواعد و ضوابط کی کاپیاں بھی لف ہیں۔ (تفصیل ایوان کو مہیا کی گئی)

جناب منور خان: سر! میرا اسی کوئسچن کے سلسلے میں جب پچھلا سیشن ہو رہا تھا تو یہاں پہ میں نے ایک کال اٹینشن لائی تھی، اس میں سر، آپ نے پھر ایک Decision دیا تھا کہ لاء منسٹر اور ایجوکیشن منسٹر اور سیکرٹری اور یہ آپ کے ساتھ میٹنگ کر کے بلائیں گے اس سلسلے میں کال اٹینشن پہ۔ تو میں نے، لاء منسٹر نے بھی یہ کہا کہ بس ٹھیک ہے ہم بلا لیں گے لیکن ایک مہینہ ہو گیا سر، ابھی تک۔ اگر آپ ہمارے کال

اٹینشن کو بھی اسی طرح لیں گے اور لاء منسٹر صاحب بھی نہ وہ میٹنگ کال کرتے ہیں اور نہ کوئی اس سلسلے میں کوئی ایکشن لیتا ہے تو پھر سر، ہم یہاں پہ آنے اور یہاں پہ، آپ نے فلور پہ کہا تھا سر، آپ نے کہا تھا کہ-----

جناب سپیکر: اصل میں Supplementary should be related to the same Question, its not the same Question.

جناب منور خان: نہیں۔ سپلیمنٹری سر، یہی ہے نا اسی سلسلے میں جو کوئسچن ہے-----

Mr. Speaker: لیکن Your point of view is something else. Law Minister Sahib.

جناب منور خان: سر! جو کوئسچن ہے، کوئسچن وہی ہے کہ-----

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و قانون): جناب سپیکر! کیا یہ سوال ہائر ایجوکیشن سے متعلق ہے؟

جناب منور خان: یہ ہائر ایجوکیشن سے ہے، ہائر ایجوکیشن سے ہے۔

جناب سپیکر: ہائر ایجوکیشن کا ہے۔ تو منسٹر صاحب اس کے بعد آپ ان کے ساتھ مل لیتے ہیں ان کا کوئی یہ، یہاں سے فلور پہ ان سے Promise ہوا تھا کہ بیٹھ کے آپ کے ساتھ وہ کریں گے وہ نہیں ہو سکا آج آپ ان کو ٹائم دے دیں۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم): ٹھیک ہے سر، ہو گیا۔

جناب منور خان: میں سر! آپ کو بتاؤں کہ یہاں پہ میں ایک کال اٹینشن لے آیا تھا کہ لکی مروت کی یونیورسٹی ہے، وہاں پہ بھرتیاں ہوئی ہیں، Illegal بھرتیاں ہوئی ہیں، نہ کوئی میرٹ کا تقاضا کیا گیا تھا، کچھ بھی نہیں کیا گیا تھا آج بھی یہی کوئسچن ہے۔ اس نے یہی پوچھا ہے کہ کتنی بھرتیاں ہوئی ہیں اور کتنی-----

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: مسٹر سپیکر! منور خان صاحب ہمارے بورڈ کے ممبر بھی ہیں، ان کے ساتھ میں مل کر ان کا ایشو سن کر پھر Accordingly وائس چانسلر سے اور جن سے بھی بات کرنی ہے ہم کر لیں گے ان شاء اللہ۔

جناب منور خان: جناب! اس طرح ہے کہ آپ-----

جناب سپیکر: آپ ان کو ڈیٹیل دے دیں ان شاءاللہ They will, he will help you، جہاں بھی بات کرنی ہوگی منسٹر صاحب کریں گے۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: سر! یونیورسٹیز کے حوالے سے۔۔۔۔۔

جناب منور خان: سر! ہم بھی تو یہی کہہ رہے ہیں اور پہلے بھی کہا تھا کہ آپ میٹنگ کر کے ان کو بلائیں۔ لاء، سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کو اور وہاں پہ جو رجسٹرار ہے ان کے ساتھ بیٹھ کر میٹنگ کر لیں تاکہ یہ جو وہ ہے، لیکن ابھی تک نہ میرے خیال میں لاء منسٹر نے اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ آج ہی After the session ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، کل کا ٹائم کر لیں آفس میں یا جدھر۔ یہ سارا وہ کر لیں پھر۔ ٹھیک ہے منسٹر صاحب، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے؟

جناب منور خان: کامران خان! آپ بھی اس طرح کریں گے؟

Special Assistant to CM on Higher Education: Alright Sir.

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 9057, Janab Mir Kalam Khan Sahib.

* 9057 _ جناب میر کلام خان: کیا وزیر خوراک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا شمالی وزیرستان میں محکمہ خوراک کے دفاتر موجود ہیں، اگر نہیں تو حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جناب خلیق الرحمان (مشیر وزیر اعلیٰ برائے خوراک): (الف) شمالی وزیرستان میں محکمہ خوراک کا کوئی دفتر موجود نہیں ہے اور جب سے شمالی وزیرستان کو ضلع کا درجہ دیا گیا ہے تب سے ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر بنوں کو محکمہ خوراک سے وابستہ اختیارات دیئے گئے ہیں۔ محکمہ خوراک نے سٹاف کے لئے (SNE) محکمہ خزانہ کو ارسال کیا ہے جس پر کام جاری ہے۔ کاپی (لف) ہے۔ دفتر، گودام بنانے کے لئے محکمے میں موجود پلاننگ سیل کے انجینئرز کی نگرانی میں پی سی ون پر کام جاری ہے۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ میرے کوسچن کا تو جواب دیا گیا ہے لیکن اس میں میں منسٹر صاحب کے، اب تو یہ پتہ بھی نہیں کہ کون Respond کرے گا؟

جناب سپیکر: منسٹر فوڈ بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب میر کلام خان: لیکن میں، جی سر۔ تو منسٹر صاحب کے نوٹس میں صرف یہ لانا چاہتا ہوں کہ جون 2014 میں ضرب عضب آپریشن شروع ہوا، اس سے پہلے شمالی وزیرستان کا جو ہمارا کوٹہ تھا سپیکر صاحب،

وہ350 ٹن تھا۔ ضرب عضب آپریشن کے بعد جب ہمارے لوگ واپس گئے تو اب بھی ہمارا کوٹہ جو ہے وہ 88 ٹن کر دیا ہے تو اگر دیکھا جائے تو اس کو بڑھانا چاہیئے تھا۔ اس کے باوجود کہ وہ 350 سے کم ہو کر 88 تک پہنچ گیا ہے۔ تو میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں یہ بھی لانا چاہتا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ نارتھ وزیرستان کا اپنا دفتر ہی نہیں ہے Merged District کا، وہ بنوں آفس کے ساتھ ہے۔ تو بنوں آفس سے تقریباً 808 Bags نارتھ وزیرستان روزانہ جاتے ہیں، 2400 بنوں اور 1600 لکی اور نورنگ جاتے ہیں۔ تو اس پر Per bag چالیس روپے وصول کرتے ہیں دفتر والے۔ تو یہ بھی منسٹر صاحب سے پوچھنا ہے کہ آیا یہ اس کی مرضی سے ہو رہا ہے یا دفتر والے خود کر رہے ہیں؟ تھینک یو مسٹر سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر-----

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی کنڈی صاحب۔ سپلیمنٹری۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر! میں صرف یہ سوال کرنا چاہتا ہوں ایڈوائزر صاحب سے کہ ہمارا جو پراونس ہے، وہ Wheat deficit Province ہے اور ہمیشہ جب یہاں پہ بحران آتا ہے تو ہمارے بارڈرز بند کر دیئے جاتے ہیں، پنجاب سے جو Wheat آتی ہے جو کہ Unconstitutional ہے، آرٹیکل 151 کی Violation ہے۔ میں صرف یہ ان سے سننا چاہتا ہوں بھائی جب اس طرح کا بحران آتا ہے تو یہ کیوں یہ بارڈرز بند کر دیتے ہیں اور اس کے لئے یہ لوگ کیا قدم اٹھا رہے ہیں؟

<u>جناب نثار خان</u>: سر! سر!

<u>جناب سپیکر</u>: نثار خان صاحب، سپلیمنٹری پلیز۔ مائیک کھولیں نثار خان کا۔

<u>جناب نثار خان</u>: تھینک یو سر۔ زما پہ حلقہ کښې چې کوم Bags راځی، د گورنمنټ ریټ چې کوم دے هغه 860 دے او بیا چې هغه هغلته را اورسی نو هغوی هغه په 870 باندې هغه ډیلیور کوی او دا سې ملونه شته چې هغه مونږ ته په 800 کښې هم راکوی۔ بیا زمونږ ضلع، ضلع مهمند کښې مل نشته چې کوم ځائې کښې مل نشته نو زما کوټه په چارسده کښې تقسیم ده او ما ته د هغه لرې ځائې نه بیا د کرایه په مد کښې زیاته پریوځی۔ لهذا پکار دا ده چې زمونږه کوټه Nearest Mill له ورکړی چې په کومه باندې کرایه خلقو ته کمه راشی او هر تحصیل ته پکار دا ده چې هر تحصیل ته په 860 روپئ باندې د دوړو Bags هغلته اورسی۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Mian Khaleeq-ur-Rehman Sahib, honourable Advisor for Food, to respond please.

جناب خلیق الرحمان (مشیر وزیراعلیٰ برائے خوراک): بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میر کلام خان کا جو کوسچین تھاRegardingان کا وہاں پہ آفس کا جو ایشو ہے، اس پہ ہم نے ان کو جواب دیا ہوا ہے، اس کا پراسیس شروع ہے، ان شاء اللہ بہت جلد ادھر ہم Acquisition of land کرنے والے ہیں، اس کے بعد اور Godowns بھی بن جائیں گے۔ اس وقت جو ہے اس کو بنوں سے، وہاں سے مطلب ہے ہم کنٹرول کر رہے ہیں۔ انہوں نے جو ڈیمانڈ کیا ہے کہ ان کا کوٹہ پہلے زیادہ تھا ابھی کم ہے۔ اس کے حوالے سے یہ میں بتاتا چلوں کہ اس وقت ہم آبادی کے تناسب سے ہر ڈسٹرکٹ کو ڈسٹری بیوشن کرتے ہیں۔ ان کا جو، جہاں یہاں کی آبادی کے مطابق ان کا جو ہے 88 ٹن بنتا ہے اور یہ لگ بھگ کوئی 3200 Bags بنتے ہیں جو کہ ڈسٹری بیوٹ ہوتے ہیں تھرو سول ایڈمنسٹریشن، ہمارے اپنے جو AFC بھی وہاں پہ Deputed ہے جو کہ باقاعدہ اس کی نگرانی کرتا ہے اور ساتھ ساتھ جو ہے ہماری سول ایڈمنسٹریشن بھی اس کو دیکھ رہی ہے اور بڑے اچھے طریقے سے اس کو دیکھ رہی ہیں۔ ان کو اگر کہیں پہ شکایات ملی ہیں یا As such کوئی ایشو ہے تو ان شاء اللہ اس کو ہم کوشش کریں گے کہ حل کریں، ان کے ساتھ بیٹھ کے حل کریں۔ احمد کنڈی صاحب کی بات جو ہے یہ بارڈرز کا ایشو ہے۔ یہ پچھلے کئی سالوں سے یہی ایشو چلتا آرہا ہے اور مختلف مواقع پہ ایسا ہوا ہے کہ جب بھی اس طرح کی مشکلات آئی ہیں آٹے کے حوالے اور اس کے ریٹس جب بڑھے ہیں تو اس وقت جو ہے تو پنجاب کی طرف سے بارڈرز سیل کئے گئے تھے، اس بار بھی ایسا ہوا تھا لیکن یہ ہے کہ ہم نے Timely اس میں Intervene کیا تھا۔ ہم نے پرائم منسٹر صاحب سے اس میں ریکویسٹ کی تھی، انہوں نے اس میں پھر Intervene کیا تھا اور As such وہ ایشو اس وقت نہیں ہے اور ان شاء اللہ آنے والے ٹائم میں بھی وہ ایشو ہمارے لئے نہیں بنے گا۔ تیسری بات نثار خان صاحب کی جو ریکویسٹ ہے۔ انہوں نے مجھ سے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی یہ بات کی تھی، ہماری میٹنگ تھی اس میں یہ بات کی تھی۔ اس میں ایسا ہے کہ ہم نے، پہلے ایسا تھا کہ چند ملوں کو جو ہے چونکہ ان کی اپنے ڈسٹرکٹ میں مل نہیں ہے تو ہم Adjacent District میں اس کا جو کوٹہ ہے وہ تقسیم کیا کرتے تھے۔ اس میں ابھی ہم نے ایسا کیا ہے کہ ہم تمام اضلاع کی جو اس کے Adjacent District ہے، اس کے ملوں کو وہ ایک جیسا جو ہے ڈسٹری بیوٹ کر دیتے ہیں اور پھر جو Adjacent mills ہیں، ان کے تھرو اس کی ڈسٹری بیوشن ہوتی ہے۔ ہم نے کراس چیک بھی کیا ہے ان شاء اللہ آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ ہم نے جو نظام بنایا ہوا

ہے ڈسٹری بیوشن کا، بہت اچھے طریقے سے چل رہا ہے لیکن پھر بھی اگر As such کوئی ایشو ہے تو یہ میرے ساتھ رابطہ کر سکتے ہیں ان شاء اللہ ان کا یہ مسئلہ ہم حل کر دیں گے۔

Mr. Speaker: Thank you. Mir Kalam Sahib! Satisfied?

Mr. Mir Kalam Khan: Yes Sir.

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 9120, Salahuddin Sahib, lapsed. Aurangzeb Nalotha Sahib, Question No. 9311, lapsed. Janab-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! اس سے پہلے والے پر میرا ایک ضمنی سوال تھا جو میں کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: جی کونسا؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: 9120 والا۔

جناب سپیکر: صلاح الدین صاحب والا؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی ہاں۔

جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری، کوسچن نمبر 9120۔

* 9120 _ Mr. Salahuddin (Question asked by Mr. Khushdil Khan Advocate): Will the Minister for Higher Education state that:

(a) What is the number of sanctioned posts of lecturers, clerical staff and CTVs in Koh-e-Daman Degree College Peshawar;

(b) How long will it take the government to fill the sanctioned posts as the students are suffering and their precious time being wasted due to non-filling of such posts?

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج کوہ دامان میں ٹیچنگ سٹاف کی تعداد 21 ہے اور کلریکل سٹاف کی تعداد 6 ہے جبکہ کالج میں کل 12 کیمرے نصب ہیں۔

(ب) مزید یہ کہ پانچ درجاتی فارمولہ کی منظوری سے پہلے لیکچررز کی کل منظور شدہ آسامیاں 17 تھیں جو کہ اب 08 رہ گئی ہیں جس میں صرف ایک آسامی خالی ہے۔ باقی ماندہ 09 آسامیوں کو گریڈ 18 اور گریڈ 19 میں ضم کیا گیا ہے۔ ان خالی آسامیوں کو براہ راست پبلک سروس کمیشن کے ذریعے یا گریڈ 17 سے گریڈ 18 اور گریڈ 18 سے گریڈ 19 میں ترقی پانے والے ملازمین کے ذریعے پر کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ

06 آسامیوں کو پوسٹنگ / ٹرانسفر کے ذریعے پر کیا جائے گا جو کہ Placement Committee کی میٹنگ کے لئے محکمہ ہذا نے تجویز کئے ہیں (تفصیل لف ہے)۔ جہاں تک کلاس فور ملازمین کی آسامیوں کے پر کرنے کا سوال ہے تو کالج انتظامیہ کے ذریعے APT Rules, 1989 کے تحت جلد از جلد ان آسامیوں کو پر کیا جائے گا۔ مزید براں یہ کہ کالج نے 07 کلاس فور ملازمین کو کالج پرائیویٹ فنڈ سے ہائر کیا جائے جس کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

Mr. Speaker: Ji supplementary. Khushdil Khan Sahib. Please open the mike of Khushdil Khan Sahib.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! یہ آپ ان کے ساتھ دوسرا پیج ذرا دیکھ لیں، انہوں نے ایک Performa دیا ہے اس کے ساتھ۔ اس میں یہ لکھا ہے: "Grade wise and subject wise Teaching Staff detail of Government Degree College, Koh-e-Daman, Peshawar"۔ سر، آپ اس میں، سر! آپ حیران ہو جائیں گے اور آپ اس کا مطلب ہے ایڈوائزر بھی رہ چکے ہیں Previous Government میں، یہ آپ پروفیسر کو دیکھئے BPS-20 ایک Sanctioned post ہے، ابھی تک یہ خالی ہے۔ ایک طرف حکومت کے دعوے ہیں کہ ہم اصلاحات کر رہے ہیں تو اڑھائی سال میں انہوں نے کتنی اصلاحات کی ہیں یہ ہاؤس کو بتائیں۔ یہ ہمارا ہائر ایجوکیشن ہے۔ ایک سکول، اس پر ہمارے مطلب ہے 35 کروڑ روپے ہم نے خرچ کئے ہیں، کالج ہے۔ یہ ایسوسی ایٹ پروفیسر ہے BPS-19، پانچ Sanctioned پوسٹیں ہیں چار خالی ہیں، تو یہ کیا پڑھائیں گے لوگوں کو؟ اسسٹنٹ پروفیسر کی آٹھ پوسٹیں ہیں Sanctioned، چار خالی ہیں۔ لیکچررز کی سترہ پوسٹیں ہیں آٹھ وہ Sanctioned ہیں چھ۔ تو ایک، یعنی آپ اندازہ لگا لیں سر، کہ بائیس Sanctioned posts میں گیارہ خالی ہیں۔ تو مطلب یہ کونسی اصلاحات کی بات کر رہے ہیں؟ اب سر، Next table کو دیکھیں آپ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں سر، یہ دیکھو انگلش کا۔ اب میں زیادہ ڈیٹیل میں نہیں جاتا ہوں، ٹائم لینا نہیں چاہتا ہوں، یہ ٹوٹل مطلب ہے اس میں بائیس پوسٹیں ہیں، اب تیرہ اس میں یہاں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ تو آپ اندازہ لگائیں کہ ایک انسٹی ٹیوشن کا، ایک کالج کا Total strength اس میں مطلب ہے پروفیسروں کے ساتھ، ان لیکچررز کے ساتھ بائیس پوسٹیں ہیں اور بائیس میں سے گیارہ مطلب ہے وہاں پر کام کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں اور تیرہ اب بھی پوسٹیں خالی ہیں تو ہم یہ کس طرف جا رہے ہیں؟ ایک بات۔ سر، دوسری بات یہ ہے یہ آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں Next page پر دیکھیں، Next page پر آپ

ملاحظہ فرمائیں۔ یہ ان کی جو، یہ اسسٹنٹ جو ہے BPS-16، یہ میں خلیق الرحمان صاحب کے ساتھ، مطلب اس کے ساتھ میں ملا تھا، اس کو بھی پتہ ہے اس کا، ایک سال اس کا بھی ہو گیا۔ اب ہمارا دوسرا بھائی آ گیا۔ اسسٹنٹس کی سر، وہاں پر پوسٹیں ہیں کوہ دامان ڈگری کالج میں، کام کہاں کرتا ہے؟ ڈپٹی سیکرٹری سیکرٹریٹ میں کام کرتا ہے۔ اس کے ساتھ جو ہے ایک سینیئر کلرک ہے، ایک پوسٹ ہے۔ سر، آپ پوچھیں یہ کہاں کام کرتا ہے؟ یہ گورنمنٹ ڈگری کالج بٹ خیلہ میں کام کر رہا ہے، تنخواہ مجھ سے لیتا ہے، اسسٹنٹ مجھ سے تنخواہ لیتا ہے، کام کہاں پر کرتا ہے؟ سر، یہ دیکھیں جونیئر کلرک، جونیئر کلرک کا بھی یہی حال ہے، لیبارٹری اسسٹنٹ کا بھی۔ اب سر، دیکھیں اس میں جتنے بھی کلاس فور ہیں۔ تین سال سے یہ آپریشنل ہوا ہے، ابھی تک Permanent appointment انہوں نے نہیں کیا ہے اور سارے ابھی تک یہ کہتے ہیں کہ Three hired out of college private fund۔ کیا جب آپ کے پاس Post sanctioned ہے، بجٹ میں پوسٹس آئے ہوئے ہیں، پھر وہ کونسے عوامل ہیں کہ آپ اس پہ اپوائنٹمنٹس نہیں کرتے ہیں ریگولر۔ وہ بجٹ جاتا رہتا ہے اور آپ کالج کے فنڈ سے کرائے پر لوگوں کو رکھا ہے۔ آپ اگر ایک آدمی Hire کرتے ہیں تو وہ کیا کام کرے گا، وہ پرنسپل کی بات کیا مانیں گے، وہ لیبارٹری اٹینڈنٹ کس طرح کام کرے گا؟ تو سر! یہ مطلب ہے ہماری موجودہ حکومت کی کارکردگی ہے، یہ کہتے ہیں کہ مطلب ہے ہم کام کرتے ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji ji. Minister for Higher Education, to respond please.

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب! یہ کوئسچن نمبر 9120 ہے، اس کے بعد 9311، دونوں Questions lapse ہو چکے ہیں، میرے پاس Answer ہے But میں رولز سمجھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس کے اوپر دوبارہ بحث ہو سکتی ہے، میں صرف اپنے سمجھنے کے لئے کر رہا ہوں جی۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: جواب کوئی نہیں، یہ ان کا بہانہ ہے۔ دیکھیں یہ ان لوگوں کا حال ہے، یہ بھاگنا چاہتے ہیں اس سوال سے، آپ نے مجھے Allow کیا تھا یہ کیا بات ہوئی؟

<u>جناب سپیکر</u>: میں نے Allow کر دیا ہے اس لئے پلیز Respond۔ میں نے خوشدل خان صاحب کو Allow کر دیا تھا سپلیمنٹری کوئسچن، Please respond۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: چلیں سر، آپ کے اس کے مطابق ہم جواب دے دیتے ہیں Otherwise we are not bound to answer thisاور یہ جو رولز رولز کی بات کرتے ہیں نا، یہ جو کتابیں لہراتے ہیں، پھر وہ رولز کو بھی سمجھ لیں لیکن چلیں آپ نے احسان کر دیا تو ہم بتا دیتے ہیں۔ انہوں نے جو بات کی ہے جناب سپیکر صاحب، میاں خلیق الرحمان صاحب کے ٹائم پہ ایک بہت بڑا Policy decisionہوا، میرے بھائی ہیں، بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پہ۔Five years formula تھا، اس کے لئے1900, 1900 posts, 1900 posts کیSanction ہو چکی ہے۔اس کے تحت، اس کے تحت۔۔۔۔۔

(شور)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! ہم کتابیں ایسے تو نہیں لہراتے، یہ سارا اس کتاب میں طریقہ کار لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! ابھی فلور منسٹر صاحب کے پاس ہے۔پلیز آپ مہربانی کریں آپ تشریف رکھیں۔

(شور)

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب۔۔۔۔۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: اس کے تحت ان کی ریکروٹمنٹ ہو رہی ہے، ان کی ریکروٹمنٹ کر رہے ہیں، ریکروٹمنٹ ہو گی تو جہاں پہ Deficiencyہے وہ کمپلیٹ ہو جائے گی۔

(شور)

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! آپ تشریف رکھیں پلیز۔ جس کے پاس فلور ہو اسی کو بات کرنے دیں۔

(شور)

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: مسٹر سپیکر، Five year۔۔۔۔۔

(شور)

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: مسٹر سپیکر، Five year فارمولے کے تحت 1900 posts کیSanction ہو چکی ہے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے، ان شاء اللہ اس کے تحت ہم بہت جلد جہاں پہ

ہے وہ کمپلیٹ کریں گے، وہ جس بھی کالج میں ہے۔ ہمیں پورا پتہ ہے کہ کہاں پہ Deficiency ہے، کہاں پہ سرپلس ہے، اس کے اوپر ایک Rigorous exercise بھی ہم کر چکے ہیں ان شاء اللہ بہت جلد اس کے اوپر ہم ریکروٹمنٹ کریں گے۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 9238، جناب سردار خان صاحب۔

* 9238 _ جناب سردار خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ویلج کونسل روڈ یا محلہ چونگی کے سکول میں این جی او کی زیر نگرانی دو کمرے آر سی سی نے بنائے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں سرکاری ٹیچر بچوں کو پڑھا رہے ہیں اور بچوں کی تعداد بھی پوری ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں بجلی پانی اور چار دیواری نہیں ہے، جس شخص نے زمین دی ہے اس کو ابھی تک کلاس فور بھرتی نہیں کیا گیا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سکول کو جی پی ایس کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی نہیں۔ بلکہ کنڈیشن گرانٹ کے فنڈ سے نئے کمرے بنائے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) سکول میں (Bore Well) پانی موجود نہیں ہے اس لئے حکومت کی طرف سے مزید فنڈ ملنے کی صورت میں چار دیواری، بجلی، پانی، گروپ لیٹرین اور دیگر سہولیات فراہم کی جائیں گی جبکہ کلاس فور کی بھرتی کے لئے SNE محکمہ خزانہ کو بھیج دی گئی ہے، جونہی پوسٹ کی منظوری آ جائے گی تو کلاس فور بھرتی کر دیا جائے گا۔

(د) یہ پہلے ہی گورنمنٹ پرائمری سکول ہے اور EMIS Code 21749 ہے۔

جناب سردار خان: جناب سپیکر صاحب، ما ایجوکیشن بارہ کبنې چونګۍ سکول باندې په PK-3 سوات باندې کوئسچن کړے وو نو هغه ډیپارټمنټ د هغې باره کبنې فنانس ته خپل لیټر لیږلې دے زه د هغې نه مطمئن یم، شکریه۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 9253, Sobia Shahid Sahiba, lapsed. Mohtarama Naeema Kishwar Khan Sahiba, Question No. 9303, lapsed. Mr. Faisal Zeb Sahib, Question No. 9398, lapsed. Mohtarama Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, Question No. 9382.

* 9382 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیرابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع ہری پور میں بچیوں کے لئے سکولز قائم کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ضلع میں کل کتنے گرلز پرائمری، سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سکولز موجود ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ہر سکول میں کتنی طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں، نیز معلمات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ ضلع میں طالبات کے حساب سے مزید کتنے سکولوں کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت کب تک پوری کی جائے گی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان(وزیرابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) مذکورہ ضلع میں گرلز پرائمری سکولز کی تعداد 367، ہائی سکولز کی تعداد 53 جبکہ ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد 14 ہے۔

(ii) ہر سکول میں طالبات اور معلمات کی تعداد کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(iii) ضلع ہری پور میں طالبات کے حساب سے مزید تین پرائمری سکولز تعمیر کئے جارہے ہیں جن کی تعمیر ایک سال میں مکمل ہو جائے گی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آج پہلی دفعہ اس ہاؤس میں کھڑے ہو کے محترمہ جو بھی ہیں جانتی نہیں ہوں ڈسٹرکٹ آفیسر ہے ہری پور کی، میں ان کو Appreciate کرتی ہوں کہ جتنا Comprehensive انہوں نے میرے سوال کا جواب دیا اور اگر ایسے تمام مرد کرنے لگ جائیں، تمام ڈیپارٹمنٹس کے لوگ کرنے لگ جائیں تو میرا خیال ہے کہ ہمارا کوئی کوسچن ایسا نہیں ہو گا کہ جس پہ ہم اپنا وقت ضائع کریں۔ صرف ایک چھوٹی سی ریکویسٹ ضرور کروں گی کہ انہوں نے کہا ہے مطلب ایک تو یہ ہے کہ ننانوے لوگوں پہ مطلب ننانوے طلباء وطالبات پہ ایک ٹیچر ہے تو یہ ایک کمی مجھے نظر آرہی ہے انہوں نے بالکل صحیح جواب دیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تین میں نے پوچھا ہے کہ کیا ضرورت ہے پرائمری سکولز کی، انہوں نے کہا ضرورت نہیں ہے لیکن تین اور بن رہے

ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے یہ ضرور کہنا چاہوں گی کہ اگر یہ سکول جو ہے بیٹ گلی یونین کونسل جو کہ ایک Mountain area ہے اور وہاں کے بچیوں نے ایک ویڈیو بھی اپ لوڈ کی ہے کہ ہمیں جو ہے تو ایک یہاں پہ سکول بنا دیا جائے کیونکہ سکول نہ ہونے کی وجہ سے جو ہے تو ہمیں پھر ہمارے ماں باپ جو ہیں تو وہ بھیڑ بکریوں اور ان کے ساتھ بھیج دیتے ہیں جس سے کہ ہم تعلیم حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ تو جناب سپیکر صاحب، اس کوئسچن سے میں بالکل مطمئن ہوں اور میرا خیال ہے کہ، جہاں تک میرا خیال ہے ثمینہ نام ہے ان کا کہ میں نہیں جانتی ہوں ہری پور میں، مطلب نہ ان سے کبھی ملی ہوں لیکن Welldone کہ انہوں نے جس طریقے سے مجھے سوال کا جواب دیا ہے میں اس سے بالکل مطمئن ہوں، صرف میری یہ دو گزارشات ہیں تو یہ اگر پوری کر دی جائیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے نوٹ کر لی ہیں جو آپ نے کہا ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو ویری مچ جی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

9311 _ <u>سردار اورنگزیب:</u> کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں بالعموم ہزارہ ڈویژن میں بالخصوص سکول دشوار گزار ہونے کی وجہ سے بہت سی طالبات اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ جاتی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو PK-37 میں تمام گرلز پرائمری، گرلز مڈل، گرلز ہائی، گرلز ہائر سیکنڈری میں کتنی آسامیاں خالی ہیں؟ گریڈ وائز تمام تفصیل دی جائے، نیز طالبات کی تعداد بھی بتائی جائے؟

<u>جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) PK-37 میں گرلز ہائی سکولز 15 جبکہ مڈل سکولوں کی تعداد 34 ہے۔ پرائمری سکولوں میں خالی آسامیاں 125، گرلز مڈل، گرلز ہائی سکولوں میں خالی آسامیوں (SST، AT، TT، PET، CT) کی تعداد 21 ہے جبکہ گریڈ 17 کی خالی آسامیوں کی تعداد 6 ہے۔ مزید براں ضلعی سطح کی خالی آسامیوں کو NTS کے ذریعے مشتہر کیا گیا ہے اور عنقریب ان پر تعیناتیاں عمل میں لائی جائیں گی جبکہ گریڈ 17 کی خالی آسامیوں کے لئے DPC ہو چکی ہے، ان پر بھی عنقریب تعیناتیاں عمل میں لائی جائیں گی جبکہ PK-37 کے گرلز سکولوں میں طالبات کی تعداد 20888 ہے۔

9253 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ دور حکومت میں تعلیمی انقلاب سے متاثر ہو کر پرائیویٹ سکولوں کے طلباء وطالبات نے سرکاری سکولوں میں داخلہ لیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع مردان میں جن جن پرائیویٹ سکولوں کے طلباء و طالبات نے سرکاری سکولوں میں داخلہ لیااُن کے نام، کلاس، گزشتہ سکول کا نام اور گزشتہ سکول کا نام فراہم کیا جائے؟

جناب شہرام خان(وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع مردان میں جن جن پرائیویٹ سکولوں کے طلباء وطالبات نے سرکاری سکولوں میں داخلہ لیاہے،ان کے نام کلاس، گزشتہ سکولوں کے ناموں کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

9303 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پہاڑی علاقوں بشمول ضلع دیر پایاں میں قائم کالجز میں تعینات، پرنسپل، اساتذہ، کلریکل سٹاف، کلاس فور اور دوسرے ملازمین کو ہر سال فائر ووڈ اور چار کول الاؤنس کی مد میں ادائیگیاں کی جاتی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع دیر پایاں کے گورنمنٹ عمرا خان ڈگری کالج ثمر باغ اور گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ثمر باغ کو فائر ووڈ اور چار کول کی مد مین گزشتہ تین سالوں کے دوران کل کتنی رقم کی ادائیگی کی گئی ہیں۔نیز سال 2018،2019اور2020کے عرصہ کے دوران مستفید ہونے والے پرنسپل،اساتذہ، کلریکل سٹاف، کلاس فور اور دوسرے ملازمین کے نام، عہدہ اور قم کی تفصیل ہر کالج اور ہر سال کی الگ الگ فراہم کی جائے؛

(ii) فائر ووڈ اور چار کول کی مد میں ہر ملازم کے لئے اس کا شرح کیا ہے اور ادائیگیاں کس طریقہ کار کے تحت کی جاتی ہیں۔نیز چار کول فائر ووڈ کے لئے فراہمی کے لئے اخباری اشتہار اور کامیاب ٹھیکیداروں کی مکمل دستاویز فراہم کی جائے اور موجودہ وقت مذکورہ دو کالجوں کے اکاؤنٹس میں فائر ووڈ اور چار کول کی مد میں کل کتنی رقم موجود ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) کیا محکمہ مذکورہ الاؤنس کی منصفانہ تقسیم بنانے اور مستحق ملازمین کے ساتھ ناانصافی اور خرد برد روکنے کے لئے مذکورہ مدات میں کالجز کا آڈٹ کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) (i) اس ضمن میں عرض ہے کہ سال 2018 میں مذکورہ کالجوں کو فائر ووڈ اور چارکول کی مد میں محکمہ خزانہ نے 900000 روپے کا فنڈ جاری کیا تھا جس میں سے ہر ایک کالج کے لئے 450000 روپے ریلیز ہونے کے بعد ان کے سٹاف کو ادا کئے گئے (جن کی تفصیل کالج وار لف ہے)۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ مزید یہ کہ سال 20-2019 میں محکمہ خزانہ نے مذکورہ کالجوں کو فائر ووڈ اور چارکول کی مد میں کوئی فنڈ جاری نہیں کیا ہے۔

(ii) محکمہ خزانہ کی مروجہ قوانین کی رو سے گزٹڈ آفیسرز کے لئے 40 کلو گرام فی یومیہ فائر ووڈ، کلریکل سٹاف کے لئے 7 کلو گرام فی یومیہ چارکول جبکہ کلاس فور اور دیگر ملازمین کے لئے 5 کلو فی یومیہ چارکول کی شرح مقرر ہے۔ مزید یہ کہ فائر ووڈ اور چارکول کے لئے ٹینڈرز ہر ضلع کے متعلقہ ڈپٹی کمشنر کرتا ہے اور ٹھیکیداروں کی مکمل تفصیل بھی اسی کی آفس میں موجود ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مذکورہ کالجوں کے پاس اس مد میں کوئی رقم موجود نہیں ہے کیونکہ محکمہ خزانہ نے فنڈز جاری نہیں کئے ہیں۔

(iii) محکمہ خزانہ کے مروجہ قوانین کے تحت متعلقہ سٹاف کو یکساں ادائیگیاں کی جاتی ہیں جبکہ ڈائریکٹوریٹ آف ہائر ایجوکیشن کالجوں کا باری باری آڈٹ بھی کرتا رہتا ہے۔

9398 _ جناب فیصل زیب: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈگری کالج پورن ضلع شانگلہ میں مختلف درجات کے ملازمین خدمات انجام دے رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 2015 سے تا حال مذکورہ ادارے میں کل کتنے افراد کن درجات میں کس قانون اور کس کے احکامات سے بھرتی کرائے گئے ہیں، تمام درجات کے بھرتی شدہ افراد کے نام، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، اخباری اشتہار، ٹیسٹ و انٹرویو اور بھرتی آرڈر کی تفصیل فراہم کریں؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ہذا کے زیر انتظام تمام کالجوں میں کلاس فور کی بھرتیاں صوبائی حکومت کے مروجہ قانون APT Rules, 1989 کی تحت کی جاتی ہیں جس کے لئے درج ذیل طریقہ کار کو بروئے کار لایا جاتا ہے:

1۔ سکیل 17 سے 19 تک کی بھرتیاں براہ راست پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی ہیں۔

2۔ سکیل 7 سے 16 تک کی بھرتیاں بذریعہ ETEA ہوتی ہیں۔

3۔ سکیل 02 سے 06 تک کی بھرتیاں کالج لیول پر ہوتی ہیں جس کے لئے سلیکشن کمیٹی ہوتی ہے جو کہ مندرج ذیل ممبران پر مشتمل ہوتی ہے:

1۔ متعلقہ کالج کا پرنسپل (چیئرمین)

2۔ ڈیپارٹمنٹ کا نمائندہ (ممبر)

3۔ متعلقہ کالج کا سٹاف ممبر (ممبر)

مزید یہ کہ 2015 سے تاحال مذکورہ کالج میں جن جن افراد کی بھرتیاں سکیل 02 تا 06 تک عمل میں لائی گئی ہیں ان کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: آئٹم نمبر تھری، Leave applications جناب شہرام خان ترکئی صاحب آج کے لئے؛ محب اللہ خان وزیر صاحب آج کے لئے؛ جناب بہادر خان آج کے لئے؛ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ آج کے لئے؛ جناب سردار محمد یوسف صاحب آج کے لئے؛ محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ آج کے لئے؛ عارف احمد زئی صاحب آج کے لئے؛ لائق محمد خان صاحب آج کے لئے؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب آج کے لئے؛ سردار حسین بابک صاحب آج کے لئے؛ مدیحہ نثار صاحبہ آج کے لئے؛ امیر فرزند صاحب آج کے لئے؛ بابر سلیم سواتی صاحب آج کے لئے؛ حاجی انور حیات خان صاحب آج کے لئے؛ جمشید خان مہمند آج کے لئے؛ ثمر ہارون بلور صاحبہ آج کے لئے؛ جناب ہشام انعام اللہ صاحب آج کے لئے؛ محترمہ زینت بی بی صاحبہ آج کے لئے؛ پیر مصور خان صاحب آج کے لئے؛ Is It the desire of the House the leave may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted.

صرف ایک Correction کرلیں میر فرزند صاحب کی دو دن کی چھٹی ہے، 11 اور 12 کو۔ آئٹم نمبر 5، پریولج موشن فضل الہیٰ صاحب کا ہے He is not around so میں اس کو ڈیفر کرتا ہوں۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Item No. 06, 'Adjournment Motions': Miss Nighat Orakzai Sahiba, to please move her adjournment motion No. 222 in the House. Nighat Orakzai Sahiba, adjournment motion No. 222, please move.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ ضم شدہ اضلاع میں بنیادی سہولیات زندگی ناپید ہونے سے قبائلی عوام سخت تکالیف کا شکار ہیں جس سے عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے جبکہ ان کی زندگی اجیرا ہوتی جارہی ہے اور قبائلی عوام ضم ہونے کے ثمرات سے مستفید نہیں ہو پا رہے۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honorable Member, may be admitted for-----

(Interruption)

جناب سپیکر: ہاں، پہلے لاء منسٹر صاحب کا Opinion چاہیئے جی لاء منسٹر صاحب نگہت اورکزئی صاحبہ کے جو ایڈجرنمنٹ موشن ہے۔

وزیر قانون: سر! چونکہ یہ ہے ایڈجرنمنٹ موشن اور نگہت بی بی نے آج ہماری حکومت کی تعریف بھی کردی ہے کہ بہت اچھے جوابات اسمبلی کے اندر ہم پیش کرتے ہیں تو میرے خیال میں ویسے بھی ایڈجرنمنٹ موشن ہے تو سر، ٹھیک ہے اس کو اگر بحث کے لئے ہم Accept کر لیتے ہیں اس کے اوپر بحث کرلیں گے۔

Mr. Speaker: Okay. The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honorable Member, may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detailed dissection.

مبارک ہو نگہت بی بی!

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No. 07, 'Call Attention Notices': Mr. Inayat Ullah Khan Sahib MPA, to please move his call attention notice No. 1445 in the House.

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر ہائر ایجوکیشن کدھر ہیں جی؟

جناب عنایت اللہ: وہ یہ کہ اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور سے سینکڑوں جعلی ڈگریاں دینے کا انکشاف ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خلیق صاحب تشریف لائیں۔

جناب عنایت اللہ: جو انتہائی تشویشناک بات ہے، اس گھناؤنے کاروبار میں اسلامیہ کالج یونیورسٹی کے بعض اہلکار ملوث ہیں۔ تعلیم کسی بھی قوم کے تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے، اس طرح کے اقدامات سے ان اداروں کی بدنامی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کامران صاحب آ گئے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: لہٰذا حکومت اس سکینڈل میں ملوث اہلکاروں کے خلاف اعلیٰ سطحی تحقیقات کرانے اور اس میں ملوث اہلکاروں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے نوٹس دے دیں۔

جناب سپیکر صاحب، یہ تو میں نے بہت پہلے جمع کیا ہوا تھا اور یہ کوئی September کے دوران سماء ٹی وی کے اوپر خبر چلی تھی اور ہمارے جو اردو اخبارات ہیں، اس میں بھی یہ خبر چھپوائی گئی تھی اور اس میں یہ آیا ہے، یہ بات سامنے آئی تھی کہ اسلامیہ کالج یونیورسٹی کے اندر سینکڑوں جعلی ڈگریاں فیل سٹوڈنٹس کو ایشو ہو چکی ہیں اور تفصیلات میں یہ بھی آیا تھا کہ کچھ لوگوں نے اس بات کا اعتراف بھی کر دیا ہے کہ ہاں یہ جعلی ڈگریاں ہم نے ایشو کئے ہیں، یعنی انہوں نے اپنے کرائم کا اعتراف کر دیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اسلامیہ کالج یونیورسٹی اس صوبے کے انتہائی ایک Credible نام ہے، معتبر ادارہ ہے اور جب ایف ایس سی کے اندر لوگ پورے صوبے سے ٹاپ ہو کے آتے ہیں تو ان کی First destination جو ہوتی ہے وہ اسلامیہ کالج ہوتی ہے۔ اسلامیہ کالج کی ایک تاریخ ہے اس صوبے کے نوجوانوں کو ایجوکیٹ کرنے میں، اس صوبے کو اپنے پاؤں پہ کھڑا کرنے میں اور یہ ایک Legacy ہے

ہمارے Founding fathers کی، پاکستان کے Founding fathers کی ایک Legacy ہے، اس کے شہرت پہ اگر Stigma آتا ہے، داغ آتا ہے اور اس کا نام بدنام ہوجاتا ہے تو یہ ہم سب کے لئے تشویشناک ہے، تکلیف دہ ہے۔ یہ خبر کسی دوسرے ادارے کے بارے میں چھپتی تو شاہد اس کو Tolerate کیا جاسکتا تھا، شاہد اس کو Ignore کیا جاسکتا تھا لیکن اسلامیہ کالج یونیورسٹی کے نام سے کوئی چیز آجاتی ہے تو وہ ناقابل معافی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کامران خان اس کا نوٹس لیں اور اس پہ Respond بھی کریں اور اس پہ کارروائی بھی کریں اور اس معاملے کو تہہ تک پہنچائے اور میری ریکویسٹ رہے گی کہ پھر اس رپورٹ کو اسمبلی کے اندر بھی پیش کریں، جو وہ ایکشن لیں گے اس کو اسمبلی کے اندر بھی پیش کریں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji honourable Kamran Khan Sahib! Please respond.

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ عنایت اللہ صاحب نے جس بات کی طرف اشارہ کیا ہے وہ یقیناً تشویشناک ہے، اس کو ہم ایسے نہیں چھوڑ سکتے تھے نہ چھوڑ سکتے ہیں۔ یہ اسلامیہ کالج یونیورسٹی کی بات ہو کسی بھی ہائر ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ کی بات ہو، کسی بھی ادارے کی بات ہو جس میں Public taxpayer money involve ہو، ہم اس کو ایسے نہیں چھوڑ سکتے۔ یہ جس رپورٹ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں اس کے بارے میں ڈیپارٹمنٹ نے جو Response جمع کیا ہے، ہم نے اس کے اوپر ایکشن لیا تھا گورنر نے As a Chancellor انہوں نے گورنر انسپکشن ٹیم کو یہ Task assign کیا ہوا تھا۔ کچھ میڈیا میں خبریں چھپی تھیں کہ کوئی ڈگریز جو ہیں وہ غلط دی گئی ہیں۔ اس ضمن میں اسلامیہ، جو ڈیپارٹمنٹ کا جواب ہے میں وہ آپ کو دے رہا ہوں، اگر ان کو پھر وہ GIT کی رپورٹ چاہیئے تو وہ بھی میں ان کو دے دیتا ہوں۔ میں صرف ڈیپارٹمنٹ کا جواب آپ کے گوش گزار کر رہا ہوں کہ اس ضمن میں عرض ہے کہ اسلامیہ کالج یونیورسٹی کی جانب سے کوئی جعلی ڈگری نہیں دی گئی۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Order in the House, please.

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم</u>: البتہ کچھ بے ضابطگیاں ہوئی ہیں جن کی انکوائری اسلامیہ کالج یونیورسٹی کی انتظامیہ نے اپنے طور بھی کی ہے اور اس کے لئے گورنر انسپکشن ٹیم نے بھی انکوائری کی ہے جس کی رپورٹ کے مطابق کچھ ملازمین پر بے ضابطگیاں ثابت ہوئی ہے، جو Irregularities ہیں، ان کو ایسے Portray کیا گیا ہے کہ جعلی ڈگریاں دی گئی ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے، میں فلور آف دی ہاؤس پہ یہ

کہہ رہاہوں کہ ایڈمنسٹریٹیوایشوزاور کچھ جوآفیسر زہیں ان کے آپس کی چپقلشوں کی وجہ سے چیزیں جو ہیں وہ غلط رپورٹ ہوئی ہیں میڈیامیں بھی اور کچھ ایسے بھی رپورٹ ہوئی ہیں جن میں سٹوڈنٹس کو بھی بھڑکایاگیا، وہاں پہ سٹوڈنٹس کو بھی کہاگیاکہ اس طرح کی چیزیں باہرلائی جائیں۔ مجھے میں جب آیاتو مجھے پتہ ہے کہ وہاں پہ ایڈمنسٹریٹیو سائیڈ پہ دو بڑے گروپس تھے جوآپس میں لڑ رہے تھے جس کے بارے میں ایک Serious decision بھی ہوا، اس کے بھی Repercussions ہمیں آئیں۔ تو یہ میڈیا نے ایک طریقے سے Portray کیا بلکہ حقیقت اس کے Opposite ہے، کوئی جعلی ڈگری نہیں دی گئی صرف Irregularities جو ہیں وہ Identify ہوئی ہیں گورنرانسپکشن ٹیم کی، میں وہ رپورٹ خود بھی پڑھ لوں گاان کو بھی میں دے دوں گا، اگراس کے اوپر مزید کوئی انکوائری یہ Suggest کرتے ہیں یا House suggest کرتاہے توہم Further اس کے اوپر کام کرلیں گے۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان صاحب!

جناب عنایت اللہ: دیکھیں سپیکر صاحب! اس حد تک تو کامران خان کی بات میں مانوں گا، میں ان کی بات پہ یقین کروں گا، ٹرسٹ کروں گا کہ جوانکوائری ہوئی ہے یا گورنرانسپکشن ٹیم نے کی ہے یاانتظامیہ نے کی ہے، اس کے اندر کسی کو جعلی ڈگری نہیں ایشو ہوئی ہے باقی Irregularities ہوئی ہیں تواب اس کو دیکھنا ہے کہ کیا Irregularities ہوئی ہیں یا Violations ہیں، کیاچیزیں ہیں؟ میں چاہوں گا کہ اس رپورٹ کو میں خود پڑھوں، میں کامران خان سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ رپورٹ میرے میز پہ اگران کے ساتھ Available ہے، بھیج دیں، کل بھیج دیں، آج نہیں ہے تو کل بھیج دیں میں اس کو پڑھوں گا لیکن جو بات میں کہنا چاہتا ہوں جو کامران خان کی منہ سے نکل گئی ہے وہ بھی تشویشناک ہے کہ وہاں گروپنگ ہے اور ایک بات ہم اسلامیہ کالج یونیورسٹی کے بارے میں سن رہے ہیں کہ وہاں گروپنگ ہے اور گروپنگ کی وجہ سے یعنی ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے اس قسم کی چیزیں اگر ہو رہی ہیں تو یہ بھی تشویشناک ہے۔ ایک ملک کے صوبے کے مؤقرادارے کے اندر، ایک Prestigious ادارے کے اندر اگراس قسم کی چیزیں ہیں تو وہ بھی تشویشناک ہے اور وہ بھی اس ادارے کی کوالٹی کو، اس کے اندر ایجوکیشن کے کوالٹی کو خراب کرنے کے لئے میرا خیال ہے کہ وہ بھی Important ہے تو ان کو اس کا بھی نوٹس لینا چاہیئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی کامران خان!

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! عنایت اللہ صاحب کی بات کے ساتھ میں Agree کرتا ہوں ہم جہاں پہ جس پوزیشن پہ ہیں ہمارا کام ہے کہ اگر کوئی Irregularity ہوئی ہے، اگر کوئی Rifts ہیں گروپس کے درمیان تو ان کے Remedial actions ہم نے کیا لئے ہیں۔ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس جو اختیار ہے ہم نے وہ Use کیا ہے Governer as a Chancellor ہم نے ان کو رپورٹ کیا ہے۔ یہ جو میڈیا میں رپورٹس آئی تھیں، گورنر کے پاس ہم جو سمری بھیجتے ہیں وہ دو Recommendations ہماری طرف سے ہوتی ہیں کہ یا گورنر انسپکشن ٹیم کے تھرو یا کوئی انکوائری کمیٹی ہو جائے، وہ دونوں ہم نے بھیجی، انہوں نے گورنر انسپکشن ٹیم کے تھرو پوری Detailed report بنائی، میں ان کے ساتھ شیئر کر لوں گا۔ اس کے علاوہ جو Remedial actions ہم نے لئے ہیں، وہ تو میں اب فلور آف دی ہاؤس پہ نہیں بتا سکتا آپ کے آفس کو بھی اس بارے میں بڑا علم ہے کہ جو گروپس میں Rifts تھے وہ Almost ختم ہو چکے ہیں، ہم ان کو ایسے نہیں چھوڑ سکتے، ایسے ان کی آپس میں جو تلخیاں ہیں ان کے رحم وکرم پہ ہم طلباء کو نہیں چھوڑ سکتے۔ تو اس کے بارے میں ہم نے ایکشنز لئے ہوئے ہیں، وہ بھی ہم ان کے ساتھ شیئر کر لیں گے مزید بھی لیں گے ہم، اگر کوئی Irregularity ہوئی ہے تو ان کو بھی نہیں چھوڑیں گے، اگر کوئی Administrative flaws ہیں یا Rifts ہیں ہم نے ان کے بارے میں بھی ایکشن لیا ہوا ہے۔

Mr. Speaker: Thank you. Call attention notice No. 1480, Shagufta Malik Sahiba.

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میں وزیر برائے محکمہ بین الصوبائی رابطہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ خیبر پختونخواہ کے ضم اضلاع کے مخصوص طلباء کا کوٹہ پنجاب حکومت نے ختم کر دیا ہے جس کی بناء پر ضم اضلاع کے طالب علم تقریباً تین ماہ سے پنجاب کی سڑکوں پہ سراپہ احتجاج ہیں اور کئی طالب علم رات سڑکوں پر گزارنے پر مجبور ہیں۔ بجائے اس کے کہ حکومت مسئلے کا کوئی حل نکالیں لیکن حکومت ان غریب طالب علموں کی مشکل میں اور زیادہ اضافہ کر رہی ہے۔ رات کے وقت روشنی بند کر کے ان کی مشکلات اور تکالیف میں مزید اضافہ کیا جارہا ہے۔ چونکہ طالب علم ہمارے ملک کا انتہائی قیمتی اثاثہ ہیں۔ لہذا معصوم طلباء کے ساتھ یہ زیادتی بند کی جائے اور مسئلے کا حل نکالنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں تاکہ غریب طلباء کے ساتھ مزید زیادتی اور ظلم نہ ہو سکے۔

Mr. Speaker: Who will respond?

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب! یہ اکتوبر میں میں نے دیا تھا، تین چار مہینے تو Already ہو گئے ہیں کافی مطلب لیکن ابھی تک ایشو تو خیر Protest تو ابھی نہیں ہے لیکن Issue same ہے، ابھی تک وہ ہے تو اس حوالے سے یہ بات کہی۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Issue is alive.
Ms: Shagufta Malik: Ji ji.
Mr. Speaker: Who will respond?

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی منسٹر کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ یہ بڑا Important issue ہے ہمارے بالخصوص قبائلی اضلاع کے سٹوڈنٹس کے ساتھ پنجاب میں یہ Issue raise ہوا، ان کے ساتھ ان کے ہائر ایجوکیشن منسٹر کے ساتھ جو گیلانی صاحب ہیں، ان کے ساتھ بھی میرا رابطہ ہوا اور ان کے جو، جو یہ کال اٹینشن نوٹس ہے، اس کے بارے میں فیڈرل آئی پی سی ڈویژن کو بھی ہم نے Letter بھیج دیا ہے کہ اس ایشو کو As soon as possible resolve کر دیا جائے تو اس Letter کی کاپی بھی میں ان کے ساتھ شیئر کر لیتا ہوں اور فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ساتھ ہم پنجاب گورنمنٹ کے ساتھ بھی رابطے میں ہیں، ان کے جو ہائر ایجوکیشن منسٹر ہیں، ان کی خود ایک دفعہ میرے سے بات ہوئی پھر میں نے ان کو Call کی، میں نے ان کو کہا کہ یہ جو طلباء کے سکالرشپس کا ایشو ہے بالخصوص قبائلی اضلاع کا، اس میں ہمارے جو ایک میر کلام صاحب ہیں انہوں نے بھی میرے ساتھ رابطہ کیا تھا اور بھی Merged areas کے ہمارے ایم پی ایز ہیں انہوں نے رابطہ کیا تھا تو ہم ان کے ساتھ رابطے میں ہیں ان شاء اللہ اور پنجاب کی جو گورنمنٹ ہے اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے، ان کے ساتھ ہم خود دوبارہ بھی اس کو ان شاء اللہ Take-up کریں گے۔ میں For the time being یہ Letter کی کاپی ان کو دے دیتا ہوں ہم اس کے ایک Follow-up میں دوبارہ سے ان کے ساتھ اس ایشو کو Takeup کرتے ہیں ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: دیکھیں یہ بڑا Important issue ہے فاٹا کے ضم اضلاع ہونے سے ان کی حالت نہیں بدل گئی، وہاں آج بھی اسی طرح غربت ہے، وہاں آج بھی Literacy rate بڑا کم ہے اور ان کو وہ جو سیٹیں پہلے بحال تھیں کسی جگہ بھی، وہ بحال کرنے کے لئے صوبائی حکومت کو اپنی Best efforts کرنی چاہیئے۔ جی میر کلام صاحب، میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ یہ تو میرے خیال میں شگفتہ نے پہلے ہی جمع کیا تھا لیکن یہ ایشو تقریباً حل ہو چکا ہے۔ کامران صاحب کے ساتھ میں بیٹھا تھا، اس نے اس پہ بالکل وہ Serious action بھی لیا تھا۔ ابھی ایک دوسرا ایشو آرہا ہے قبائلی سٹوڈنٹس کا، وہ یہ کہ جو میڈیکل کا کوٹہ ڈبل کیا گیا تھا تو اس کے حوالے سے اس پر ابھی تک وہ عمل نہ ہو سکا۔ اگر کامران صاحب یہ بھی اپنے نوٹس میں لایا جائے اور اس پہ اس سے بات کرلیں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی کامران صاحب۔

معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: میں اور تیمور جھگڑا صاحب کیونکہ میڈیکل کی زیادہ تر چیزیں وہ خود Lookafter کرتے ہیں تو ہم دونوں اس ایشو کو دیکھ لیں گے ان شاء اللہ اور جو Possibly ہو سکتا ہے وہ ہم کرلیں گے۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ۔

خیبر پختونخوا کے بعض مالیاتی قوانین میں ترمیم سے متعلق مسودہ قانون مجریہ 2021 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 09, ‘Introduction of Bill’: The Minister for Finance, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa Amendment of Certain Fiscal Laws Bill, 2021 in the House.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you Mr. Speaker. I, wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Amendment of Certain Fiscal Laws Bill, 2021 in the House.

(Interruption)

جناب سپیکر: جی جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میری یہ ایک Objection ہے اور میں لاء منسٹر سے کہ وہ مجھے Objection کا جواب دے دیں۔ Objection میری یہ ہے کہ آپ کے رولز کے مطابق یہ ہے Rules 78 sub-rule (2) “The notice shall be accompanied by a copy of the Bill together with a Statement of Objects and Reasons” اس کے ساتھ کوئی Statement of Objects and Reasons کے نہیں ہیں اور یہ Mandatory provision ہے، یہاں “Shall” کا Reference آیا ہے کہ بل کے ساتھ یہ رولز ہیں۔ لہذا یہ سر، آپ کی سیکرٹریٹ کی بھی غلطی ہے، اس کو سکروٹنی کرنی چاہیئے، سیکرٹری بیٹھا ہے یا یہ لوگ جو بیٹھے ہیں،

اتنی بڑی بڑی تنخواہیں لیتے ہیں، ان کا کیا کام ہے کہ وہ ایسے Table کرتے ہیں آنکھیں بند کر کے بالکل بھیجتے ہیں، یہ ان کی بھی ڈیوٹی تھی کہ Objection کر لیں کہ بھئی اس کے ساتھ یہ عمل، کیونکہ یہ رولز کے مطابق یہ لوگ بھی چاہیئے جو آپ کے سامنے ہمارے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی کیا ڈیوٹی ہے کیا یہ نہیں دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس نہیں ہے یہ تو Mandatory provision ہے۔

جناب سپیکر: خوشدل خان! پلیز دیکھیں آپ قانون کے ماہر ہیں، سیکرٹریٹ کے بارے میں جو بات ہو وہ Kindly میرے چیمبر میں آپ مجھ سے کر سکتے ہیں یہاں فلور پہ مناسب نہیں ہوتا کہ وہ بات اٹھائی جائے کیونکہ لاء آپ کو Permit ہی نہیں کرتا باقی آپ کی جو بات ہے، اس کا جواب میں لیتا ہوں منسٹر صاحب سے۔ خوشدل خان صاحب کا پوائنٹ۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سر! صرف، میں صرف پوائنٹ آج Bill introduce ہو گیا ہے صرف Introduction کا دن ہے Objects and Reasons کا وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ نہیں دیا گیا ہے تو وہ دیا گیا ہے جی Statement of Objects and Reasons اگر آپ دیکھیں نیچے دیا گیا ہے جی، وہ الگ بات ہے اگر آپ کو پسند نہیں ہے وہ والا۔

جناب سپیکر: ہاں لگے ہوئے ہیں نیچے، Exactly بالکل End پہ جائیں Back side پہ جائیں لگی ہوئی ہے:

"STATEMENT OF OBJECTS AND REASONS

It is desirable further to amend certain fiscal laws in the Province of Khyber Pakhtunkhwa. Hence, this Bill."

وزیر قانون: اور کیا کریں؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ میرے پاس جو ہے اس میں تو نہیں ہے؟

جناب سپیکر: اسی کے Back پہ لکھا ہوا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ادھر نہیں ہے ناجناب۔

جناب سپیکر: اسی بل کے Back side پہ ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ دیکھیں نہ سر، یہ بل ہے میں آپ کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کاپی دیں خوشدل خان صاحب کو۔

وزیر قانون: ان کو غلط نقل والی کاپی دی ہے، انہوں نے گھر، یہ گھر سے اپنے ساتھ خود لائے ہیں۔ سر، یہ گھر سے خود لائے ہیں یہ والی لے لیں، یہ سرکاری والی لے لیں گھر والی نہ ادھر دکھائیں۔

جناب سپیکر: یہ کوئی اور کاپی ہے، یہ ہے آگیا، آگیا اب مطمئن ہو گیا ہے خیر ہے۔ The Bill stands introduced. Ji Inayatullah Khan Sahib, point of order.

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر، میں نے آپ سے ریکویسٹ کی تھی اور آپ نے وقت دیا ہے۔ یہ مسئلہ پہلے بھی اس اسمبلی کے اندر میر کلام خان نے اٹھایا تھا اور اس پہ ایک جوائنٹ ریزولیوشن موو ہوئی تھی، ہمارے جو Tail end پہ علاقے ہیں، جو Far-flung areas ہیں، جو Hard areas ہیں، ان Hard areas کے اندر اس وقت موبائل نیٹ ورک کا بہت بڑا ایشو ہے چونکہ جو پی ٹی سی ایل کا نیٹ ورک ہے، وہ پورے پاکستان کے اندر Hard ares کے اندر نہیں پہنچا ہے اور اس وقت موبائل پی ٹی سی ایل کا دور بھی Almost ختم ہو گیا ہے۔ دور دراز کے علاقوں کے اندر اس وقت Covid کی وجہ سے، جناب سپیکر صاحب! آپ کی توجہ چاہوں گا، Covid کی وجہ سے آن لائن ایجوکیشن شروع ہو چکی ہے، یہ سکولوں میں بھی آن لائن ایجوکیشن چل رہی ہے اور یونیورسٹیز بھی آن لائن ایجوکیشن دے رہی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ کالجز بھی آن لائن ایجوکیشن دے رہی ہیں لیکن ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب! اس پہ Already call attention ہے یا ایڈجرنمنٹ موشن Admitted ہے، وہ ڈیبیٹ کے لئے آئے گی ہاؤس میں تو اس پر بات کر لیں۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: نہیں میں، سر! میں اس کو میرا خیال ہے اس کو Admit نہیں کیا گیا ہے مجھے جو اطلاع ہے۔

جناب سپیکر: نہیں I have been told that ذرا چیک کر لیں۔

جناب عنایت اللہ: اسے Admissible declare نہیں کیا گیا کیونکہ وہ کہتے ہیں فیڈرل سبجیکٹ ہے ہمارا سبجیکٹ نہیں ہے، اس وجہ سے میری مجبوری ہو گئی کہ میں پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کر رہا ہوں، یہ بہت عرصے سے ایجنڈے پہ ہے لیکن اس کو Admit نہیں کیا گیا ہے، اس لئے میں کال اٹینشن میں پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کر رہا ہوں اور آپ سے ریکویسٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں، آپ بات کریں۔

جناب عنایت اللہ: آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو ریزولیوشن میں Convert کر کے ایک دوسری ریزولیوشن فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجی جائے اور میں یہ بھی چاہوں گا کہ حکومت جو پہلے والی ریزولیوشن ہے، اس کی بھی Follow-up کرے، اس کی بھی کرے۔ سر، میں روزانہ سعودی عرب سے Telephone calls receive کرتا ہوں اور لوگوں کی ہزاروں کی تعداد میں، لاکھوں کی تعداد میں ملاکنڈ ڈویژن کے لوگ سعودی عرب، یو اے ای اور باقی GCC countries کے اندر ہیں، ان کا اپنے گھروں کے ساتھ رابطہ نہیں ہے لوگ بڑی تکلیف اور درد میں ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ جس جگہ پہ دو سال پہلے موبائل نیٹ ورک موجود تھا اس جگہ پہ آج موبائل نیٹ ورک نہیں ہے، جہاں پہ تین چار سال پہلے 4G موجود تھا اس وقت نہیں ہے، ظاہر ہے جو سہولت پہلے سے موجود تھی وہ بھی واپس لی گئی ہے۔ اس لئے یہ بڑا سیریس ایشو ہے جو ہمارے دور دراز کے علاقے ہیں، پہاڑی علاقے ہیں، Tail end پہ جو علاقے ہیں، جو Valleys ہیں مثلاً میں اپنی Vally کی مثال دوں گا براول ویلی جو Specifically افغانستان کے ساتھ بارڈر ہے، اس کا بارڈر ہے، اس میں بہت بڑی تکلیف ہے جو چھوٹے چھوٹے Vallies ہیں، ان Valleys کے اندر لوگوں کو بہت بڑی تکلیف ہے۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آج جو آپ Rules relax کریں گے، نگہت بی بی ایک دو قراردادیں لانا چاہتی ہے، میں بھی، اس میں یہ قرارداد دوبارہ ہم پاس کریں گے لیکن حکومت سے یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ وہ Follow-up کریں، اسمبلی سیکرٹریٹ Follow-up کریں کہ اس پہ کیا ایکشن لئے گئے ہیں۔ میں آپ کا مشکور ہوں، تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، دو تین ریزولیوشنز ہیں جلدی جلدی لے لیتے ہیں۔ I wish to move that rule 124 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move a resolution in the House.

Mr. Speaker; Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to

move the resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Rule is suspended.

قرار دادیں

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! یہ قرار داد نمبر 1005 ہے اور اس میں میرا نام ہے، احمد کنڈی صاحب کا نام ہے، اس میں بصیرت بی بی کا نام ہے، شگفتہ ملک صاحبہ کا نام ہے، اس میں محمد اسلام صاحب کا نام ہے اور اس میں جو ہے تو شاہدہ بی بی کا نام ہے، عائشہ بانو کا نام ہے، ڈاکٹر سمیرا کا نام ہے یعنی تمام اسمبلی اس پہ جو ہے تو متفق ہے۔

یہ معزز ایوان صوبہ بلوچستان کے علاقہ مچھ کوئلہ فیلڈ میں دہشگردانہ کارروائی میں شہید ہونے والے کان کنوں اور اسلام آباد میں پولیس کی ہاتھوں نوجوان کی ہلاکت پر ان کے لواحقین کے ساتھ نہ صرف ہمدردی کا اظہار کرتی ہے بلکہ اس طرح کے بہیمانہ اور بزدلانہ کارروائیوں کی شدید الفاظ میں مذمت کرتی ہے اور بلوچستان میں حالیہ دہشتگردی اور امن وامان کی صورتحال پہ گہری تشویش اس اسمبلی میں پائی جاتی ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ملک میں امن وامان کی صورتحال اور دہشتگردی کی نئی لہر پر قابو پانے کے لئے اقدامات اٹھائیں اور ان واقعات میں ملوث عناصر کو قرار واقعی سزائیں دیں تاکہ آئندہ اس قسم کے واقعات رونما نہ ہوں۔

جناب سپیکر! ہم بحیثیت پاکستانی یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم بحیثیت پاکستانی متحد ہیں اور ان قوتوں کو بتادینا چاہتے ہیں کہ پاکستانی قوم، کہ پاکستان کی قوم ایک بہادر قوم ہے اور ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے اپنے ملک کے لئے تیار اور ہمیشہ قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، جو بزدلانہ کارروائیاں انہوں نے کی ہیں، ہم ان دہشتگردوں کے بھی منہ کالے کرتے ہیں اور ہم ان دہشتگردوں کو یہ بتادینا چاہتے ہیں کہ یہ نہ صرف بزدل ہیں، یہ درندے ہیں اور یہ جو ہے اس قسم کی حرکات کرکے پاکستان کا Moral down نہیں کرسکتے۔ پاکستان کا بچہ بچہ قربانی دینے کے لئے تیار ہے اور ان شاء اللہ ان درندوں کو ہم صفحہ ہستی سے مٹاکر ہم یہ عہد کرتے ہیں بحیثیت مسلمان، بحیثیت پاکستانی قوم کہ ان کو ہم تہس نہس کرکے چھوڑیں گے اور ان دہشتگردوں کو ان کے انجام تک پہنچاکے چھوڑیں گے۔ تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: In Sha Allah. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed?

Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

محترمہ عائشہ بانو: سر! وہ میری ریزولیوشن۔

جناب سپیکر: جی کونسی ریزولیوشن؟

محترمہ عائشہ بانو: وہ Two-finger test والی ریزولیوشن۔

جناب سپیکر: ہاں چلو عنایت پھر آپ بھی کرلیں۔ دیتا ہوں ٹائم۔۔۔۔۔

محترمہ عائشہ بانو: سر! ابھی کرادیں تو جلدی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: دے دیتا ہوں نا آپ کو میں نے کہہ دیا دیتا ہوں جی۔ Inayat Sahib, move your resolution.

جناب عنایت اللہ: سر! میں صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط وطریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 120 کے تحت اس معزز ایوان میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ ضلع دیر بالا کے تحصیل براول میں موبائل نیٹ ورک اور انٹرنیٹ سروسز 3G اور 4G کے عدم فراہمی کی وجہ سے عوام بالخصوص طلباء اور طالبات کو درپیش مسائل سے متعلق ہے جناب سپیکر صاحب۔

اس وقت عالمی وباء Covid-19 کی وجہ سے صوبہ بھر میں جامعات اور دیگر تعلیمی ادارے بند ہیں اور طلباء اور طالبات کے لئے آن لائن کلاسز کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے لیکن بدقسمتی سے میرے ضلع دیر بالا کی دیگر علاقوں کے ساتھ ساتھ تحصیل براول میں نجی موبائل کمپنیوں کے علاوہ پی ٹی سی ایل کا نیٹ ورک 3G اور 4G کا انٹرنیٹ سروس مسلسل بند ہے جس کی وجہ سے ایک طرف علاقے سے تعلق رکھنے والے طلباء و طالبات آن لائن کلاسز کی سہولت سے محروم ہیں اور ان کا قیمتی وقت مسلسل ضائع ہو رہا ہے جبکہ دوسری طرف خیبر پختونخوا کے دیگر علاقوں کی طرح دیر بالا سے تعلق رکھنے والے ہزاروں خاندانوں کے محنت کش سعودی عرب سمیت دیگر خلیجی ممالک میں محنت مزدوری کررہے ہیں جن کا اپنے گھروں اور عزیز واقارب کے ساتھ رابطوں میں شدید دشواریوں کا سامنا ہے۔ لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے قرارداد کے ذریعے مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت فوری طور پہ ضلع دیر بالا کی تحصیل براول میں 3G اور 4G سمیت پی ٹی سی ایل نیٹ ورک کی بحالی کے لئے فوری اور عملی اقدامات اٹھائیں تاکہ تحصیل

میں نیٹ ورک اور انٹرنیٹ سروسز کے عدم فراہمی سے عوام بالخصوص طلباء و طالبات کو درپیش مسائل سے نجات مل سکے۔

Mr. Speaker: Law Minister Sahib! Agree?
Minister for Law: Agreed.
Mr. Speaker: Okay. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب سپیکر: جی میر کلام صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ میں۔۔۔۔۔

محترمہ عائشہ بانو: جناب سپیکر! وہ میری ریزولیوشن۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کر لیں۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اتنے Short time پہ پھر بھی ٹائم دیا۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ ہماری صوبائی اسمبلی کے سامنے یہاں پہ ہمارے قبائلی علاقے کے یہ ضلع خیبر اور ضلع ممند کے ہمارے وہ پرانے خاصہ دار جو ابھی پولیس کہلاتے ہیں، ان کا دھرنا جاری ہے یہاں پر احتجاجاً بیٹھے ہیں جس کے تقریباً آج Seventy eight دن ہو گئے ہیں، 78 دن ہو گئے ہیں اس کے۔ تو جناب سپیکر، اس کو آج کے دن تک اسی ٹائم تک کسی نے ان کو Respond نہیں کیا ہے۔ تو جناب سپیکر، اگر دوسری طرف دیکھا جائے تو ہمارا قانون بھی عجیب تر ہے یا اس صوبے میں کہ ایک بندہ جس پر سندھ کراچی میں ایف آئی آر ہو کے جہاں اے پی ایس کے شہداء کے برسی سے علی وزیر کو گرفتار کیا جاسکتا ہے لیکن دوسری طرف ہمارے قبائلی بھائی جو یہاں پہ بیٹھے ہیں جو تقریباً تین ماہ پورے ہونے والے ہیں ان کے پاس کوئی بھی نہیں جاتا۔ دوسری طرف جناب سپیکر، یہاں پریس کلب کے سامنے پرامن احتجاج کرنے والے بندوں پر ایف آئی آرز بھی ہوتے ہیں۔ یہ ڈاکٹر سید عالم جو ساٹھ سال کے اوپر ساٹھ سالوں سے زیادہ بوڑھا بندہ آج بھی جیل میں پڑا ہے، وہ اس لئے کہ قبائلی یا پشتونوں کے لئے آواز اٹھاتا ہے۔ تو ہمارے وزیرستانیوں کے لئے یا قبائلیوں کے لئے جناب سپیکر، کوئی بھی

آواز نہیں اٹھاتا اور جو لوگ آواز اٹھاتے ہیں، کئی کراچی کے جیل میں پڑے ہیں کئی پشاور کے جیل میں پڑے ہیں کئی بنوں کے جیل میں پڑے ہیں لیکن جناب سپیکر، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ لیکن جب ہماری طرف سے کوئی ایسی بات آجائے کہ صرف اور صرف علی وزیر کے خلاف سندھ حکومت نے آپ کو ایک Letter بھیجا تھا تو آپ کا قانون فوراً اتنی تیزی سے آگیا کہ یہاں اے پی ایس کا جو اتنا بڑا سانحہ تھا جو اتنا افسوسناک سانحہ تھا، اس کے برسی کے دن علی وزیر کو گرفتار کیا گیا، کس علی وزیر کو؟ وہ علی وزیر جو اپنے گھر کے اٹھارہ بندے اس نام نہاد دہشتگردی کے جان میں کھو چکے ہیں۔ تو جناب سپیکر، میری ریکویسٹ یہی ہو گی کہ میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا، آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ مجھے ٹائم دیا لیکن جناب سپیکر، خدا کے لئے ہمارے قبائلی علاقے کے جو ہمارے کوئسچنز ہیں، جو ہمارے سوالات ہیں، اس کو سنجیدگی سے لینا چاہیئے۔ جناب سپیکر، ہمارے سارے ادارے اس کو سنجیدگی سے لیں اگر نہیں ہوا تو جناب سپیکر، یہ لوگ مایوس ہوں گے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: اور مایوسی کی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: تھینک یو جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: پوائنٹ آگیا ہے آپ کا۔ Mohtarama Aisha Bano Sahiba, please move your resolution.

<u>محترمہ عائشہ بانو</u>: جی بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جنسی زیادتی کے کیسز میں متاثرہ خواتین کی طبی جانچ کے لئے Two-finger test کا متنازعہ طریقہ استعمال کیا جاتا ہے جو کہ متاثرہ خاتون کی نجی، جسمانی اور نفسیاتی وقار کے منافی ایک غیر اخلاقی اور انسانی وقار کے خلاف ہے۔ یہ ٹیسٹ ایک مظلوم عورت کے لئے تحقیر اور جسمانی اور نفسیاتی ڈرامے کا باعث بنتی ہے۔ چونکہ یہ کوئی کیمیکل ٹیسٹ نہیں ہے اور نہ ہی طبی لحاظ سے اس کی کوئی اہمیت ہے، اس لئے دنیا بھر میں Two-fingers کے طریقہ کار کو انسانی حقوق کے خلاف ورزی قرار دیا جاتا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس بات کو یقینی بنائے کہ متاثرہ خواتین کے Two-fingers میڈیکل ٹیسٹ نہ کیا جائے اور جنسی زیادتی کے کیسز میں تفتیش کے جدید طریقے اپنائے جائیں کہ ان کے لئے بین الاقوامی معیار کے مطابق گائیڈ لائنز بنائی جائیں۔

جناب سپیکر، یہ ریزولیوشن میں نے اور نگہت اورکزئی صاحبہ نے سائن کیا ہے اور ہائی کورٹ Already اس کے اوپر فیصلہ دے چکا ہے اور ہم لوگوں کو چاہیئے کہ ہم لوگ پہل کریں اور ایک اچھی Precedent بنائیں باقی Provinces کے لئے بھی۔

<u>جناب سپیکر:</u> اوکے۔ جی نگہت بی بی!

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، جب میں یہ ریزولیوشن پہلے لے کر آئی تھی تو اس میں مجھے وزیر قانون صاحب نے کہا تھا کہ وفاق اس پہ قانون بنا رہا ہے۔ بہت اچھی بات ہے کہ عائشہ بانو جو ہے تو آج پھر یہ قرار داد لے کر آئی ہے اور آج اس کو Unanimously پاس کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جب ہائی کورٹ، کورٹ کی طرف سے جب اس پہ مطلب Ban لگ جاتا ہے تو پھر ہماری اسمبلی کا وجود کس بات کا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اسمبلی ان قرار دادوں پہ اور ان پہ عمل کرے اور ان کو یہاں پہ رولنگ دی جائے کہ ہاں جی یہ غیر انسانی مطلب ایک غیر انسانی عمل ہے کہ کسی کے Virginity کو اور اس کو بہانہ بنا کر پھر اس کو جو ہے تو اس کے گھر والے اور اس کے جو ورثا ہیں ان کو تنگ کیا جاتا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اوکے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تو جناب سپیکر صاحب! اس کو Unanimously pass کریں تاکہ یہ حکومت پہ Binding ہو اور اس پہ رولنگ بھی دیں تاکہ یہ Recommend کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> پوائنٹ آ گیا۔ Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. The sitting is adjourned till 02:00 pm tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 12 جنوری 2021ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)